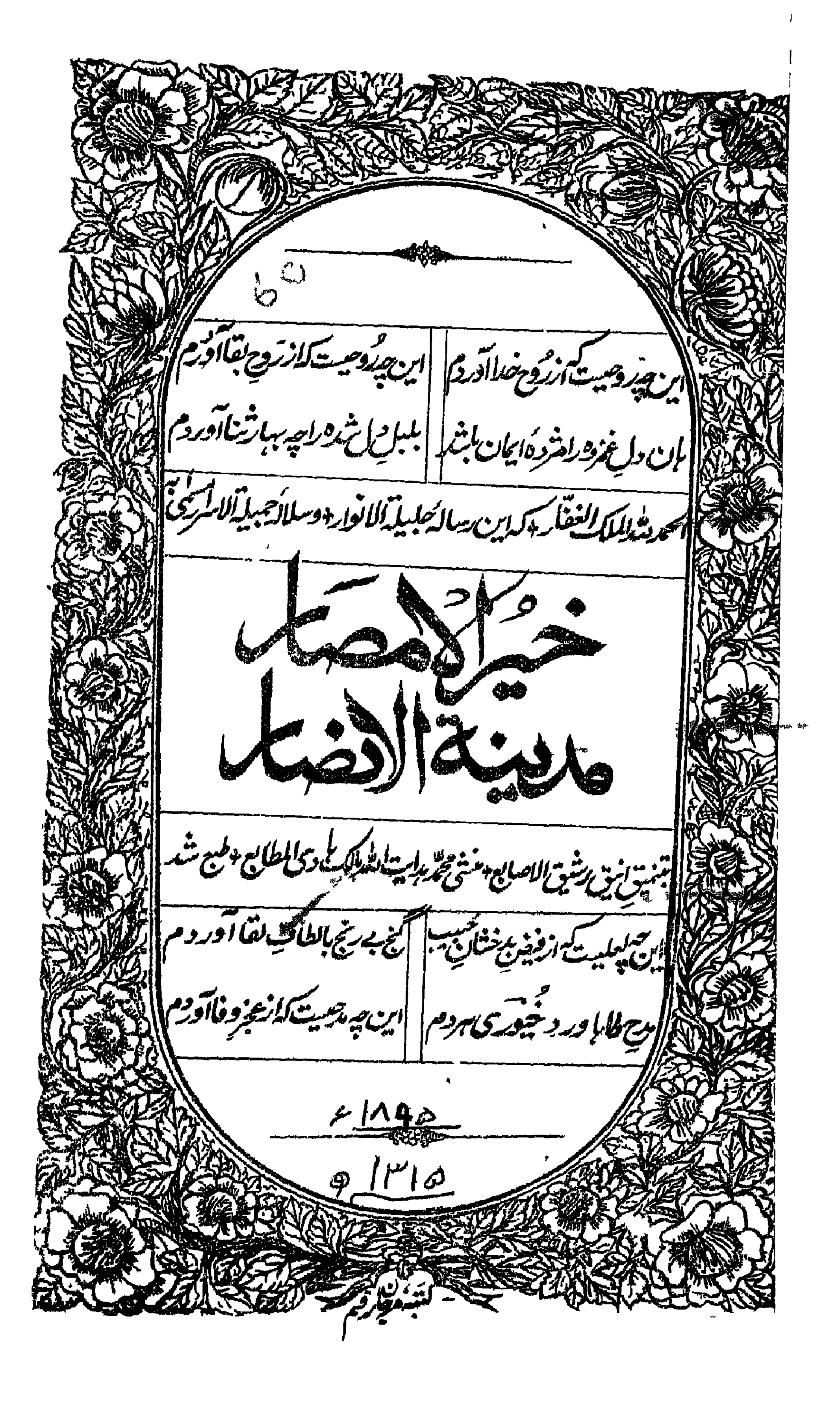


این چه روحیست که از روحِ خدا آوردم | این چه روحیست که از روحِ بقا آوردم
هان دلِ غمزده را مژدهٔ ایمان باشد | بلبلِ دل شده را چه بهارِ ثنا آوردم

الحمد لله الملک الغفار ✦ که این رسالهٔ جلیلة الانوار ✦ و سالهٔ جمیلة الاسرار مسمّی

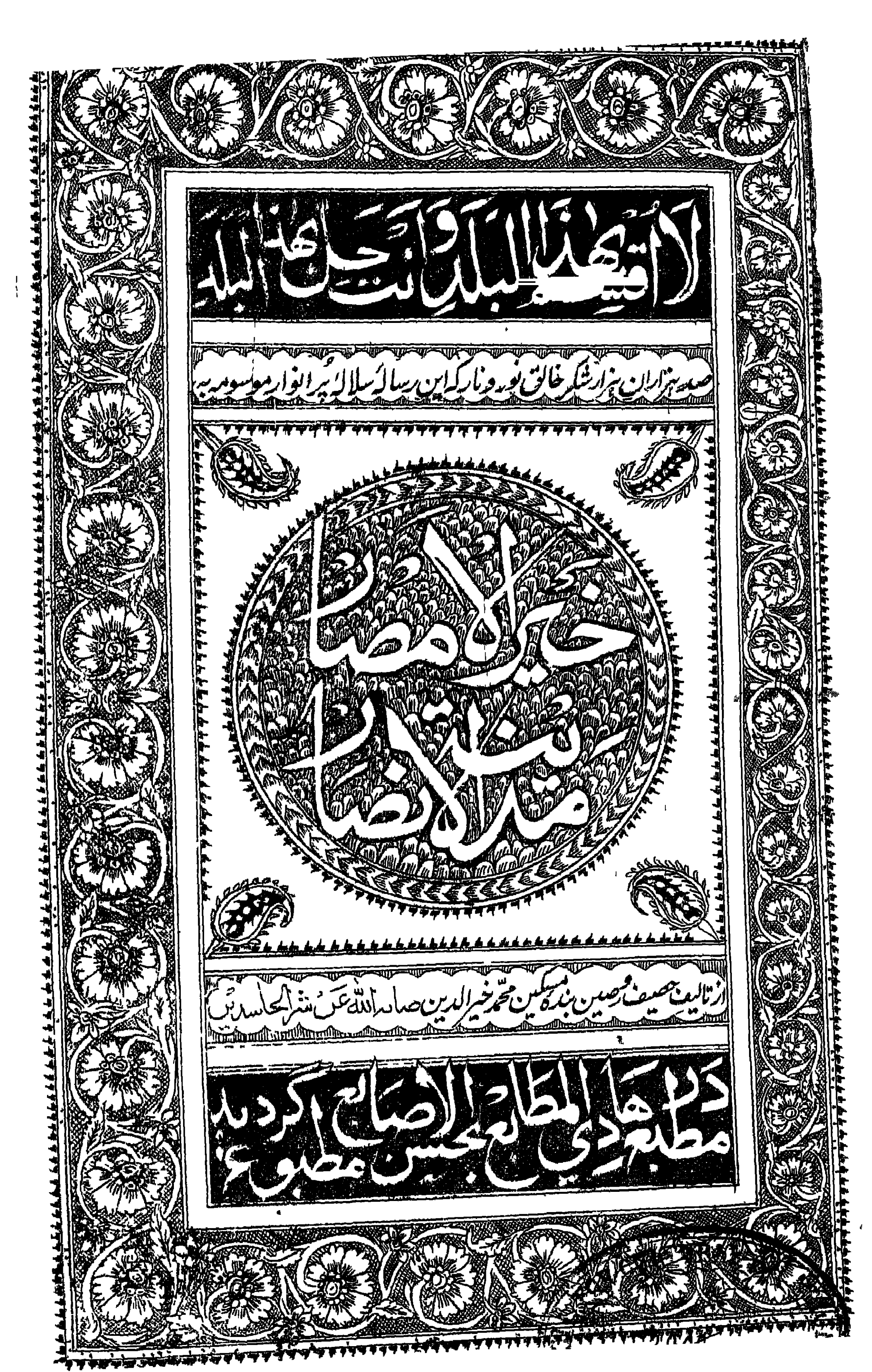
خیر الامصار
مدینة الانصار

بتنمیقِ انیق رشیق الاصابع ✦ منشی محمد ہدایت اللہ مالکِ ہادی المطابع ✦ طبع شد

این چه لعلیست که از فیضِ بدخشانِ حبیب | گنجِ بے رنج بالطافِ لقا آوردم
مدحِ طٰها وردِ خبوری هر دم | این چه مدحیست که از عجز و وفا آوردم

۱۸۹۵ء

۱۳۱۵ھ



لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد
صد هزاران هزار شکر خالق نور و نار که این رساله سلالهٔ پر انوار موسومه به
خیر الامصار
از تالیف حصیف رصین بندهٔ مسکین محمد خیر الدین صانه الله عن شر الحاسدین
در مطبع هادی المطابع الاصابع بحسن مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیمتِ خاکِ مدینہ جان عثمان پر عیان — کیا قدر مروان کو جو دشمن اہلِ جنان

جانِ صدیقی فدا طابا پہ دائم با سرور — کیا قدر بوجہل کو جو پیشوائے مشرکان

ہے عروجِ جانِ مومن پنجگانہ جو نماز — کیا قدر جانے ولیدی جو کہ مجنونِ جنان

لولو و مرجان عزیزِ جانِ زہرا بالضرور — کیا یزیدی کو قدر وہ کور چشمی ہر زمان

حاملِ لولو و مرجان مصطفےٰ اہلِ بصر — کیا قدر جعدہ شمر کو جنپہ لعنتِ انس و جان

اعتقادِ لوبسرہ ہے حسن ربی ضرور — کیا قدر جانے ولیدی جو زنیمی سگان

ہے خیوری کیا قدر نزدِ خیوری بالیقین
کیا وہابی کو قدر جو منکرِ شاہِ شہان

اس رسالہ کا قدر اہلِ رسالت پر منیر — کیا قدر اہلِ دلالت کو جو وہ انہہ منکران

اس گلِ وردی پہ شیدا بلبلانِ باغِ عشق — یا محمد ہے ترنم اونکا با دردِ روان

ذکر شہرِ مصطفےٰ جو قوتِ ایمانِ دل — جس مکان میں ہو بیان اوس پر ہو قدسیان فدان

ہو وہ مجلس مجمعِ انوار و رحمت کردگا۔ — پھر ثنا و آفرین جبریل گو یہ شادمان

جو عقیدہ اس حمیدہ میں سدیدہ آشکار۔ — مستقیم اوس پر ہین یا رب جو اوسکے ناظران

وہ بلاد اللہ میں افضل دسے جانین بالیقین — اس مدینہ با سکینہ کو جو منظرِ عرشیان

تب تو ہون وہ افضل الایمان عند اللہ ضرور — نیز نزدِ مصطفےٰ وہ افضلِ جملہ جہان

افضل الایمان محمد سے ہے افضل ہو ضرور
یہ خیوری در حضور ہے شہ کون و مکان

افضل صلوات ہم تسلیم اکمل ذاتِ حق — افضلِ جملہ وراہبر ما استقل الفرقدان

وہی نورِ قدیمی ذاتِ ابدی — وہ افضل سب سے مُستغنی وصمدی

وہ اوّل آخر وظاہر وہ باطن — وہ ناظر حاضر کُلِّ المَوَاطِن

وہی ہے شاہد جملہ خلائق — کہ وہ اُمّی وہی اصلِ حقائق

ہوا ہے اور جو ہوتا قیامت — نہ خیر و شر بھی ذِلّت کرامت

وہ سب اوپر عیاں ہے چون کفِ دست — کہ ہستی کو اوسکی ذات سے ہست

یہ مضمون حدیثِ مصطفا ہے — جو از ابنِ عمر وہ پُرصفا ہے

قد اخرج الطبرانی عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ الاکبر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ

نہ سایہ اونکا ہمسایہ خدا یا — کہ پُتلی مین وہ سایہ ہے سمایا

وہ صفحاتِ کلام اللہ پہ آیا — تو آکر اوسنے یہ معنٰی بتایا

بشر ہوتا اگر وہ در حقیقت — تو سایہ کیون نہوتا در طریقت

تو وہ عبدِ خدا ہے در شریعت — وہی وَاللہ خدا سے در حقیقت

تو افضل اور اجمل کے سزاوار — وہی یکتا اوسی سے جملہ سرشار

جو وہ بلدِ امین شہرِ خدا ہے — تو اوسمین مولدِ خیرالورا ہے

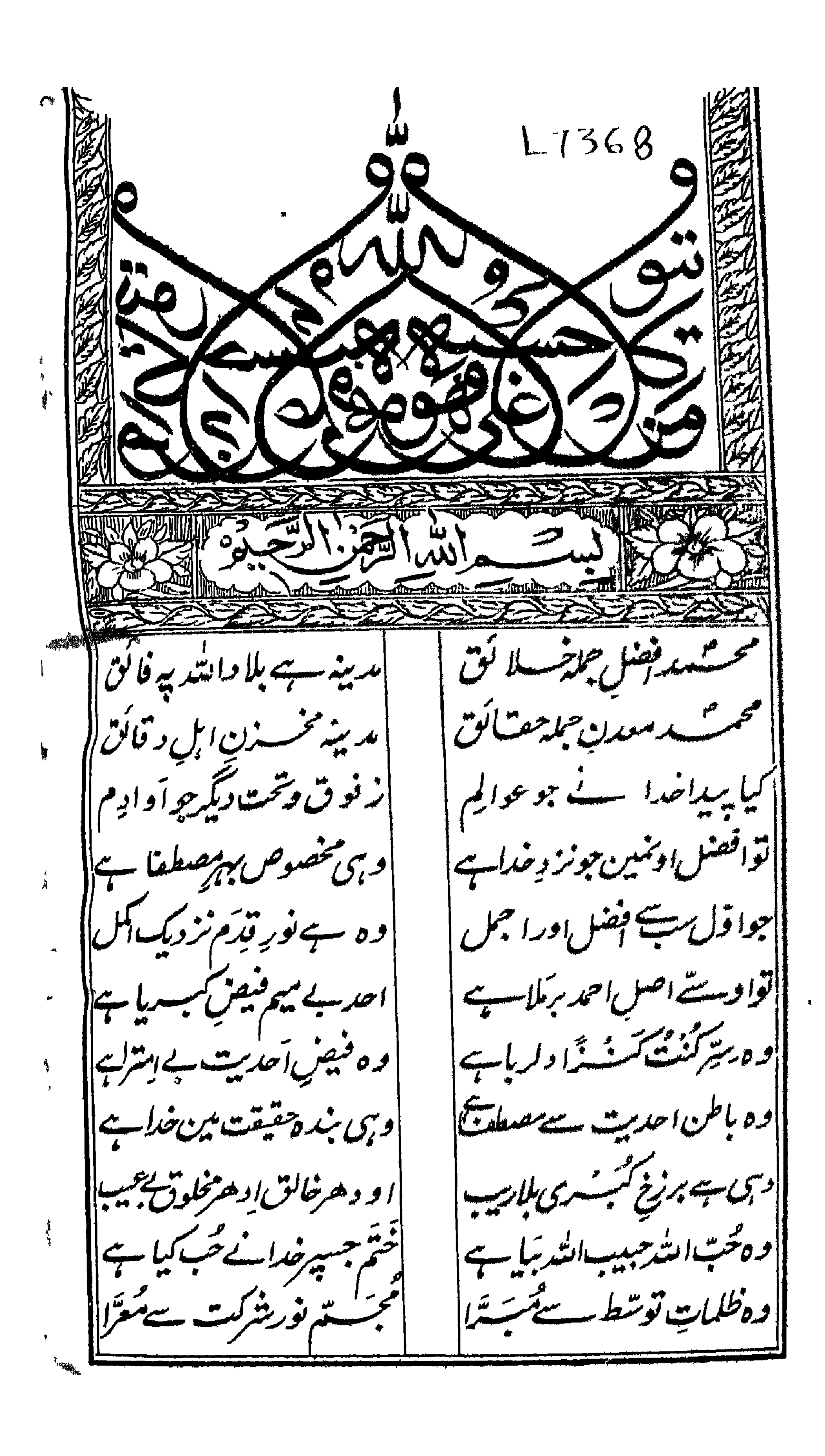
وہ گرچہ شہرِ ایزد پُر لطافت — ولے احمد سے اوسکو ہے شرافت

جو ہین خلعاتِ درگاہِ خداوند — تو اونمین جو کہ افضل اور دلپسند

محبت کا وہ خلعت ہے مُؤبّد — تو وہ مخصوص ہے بہرِ محمّد

جو اسماؤنمین ہین اسمائے افضل — سبھی افضل مین جو اجمل اور اکمل

L 7368



محمد افضلِ جملہ خلائق — مدینہ ہے بلادِ اللہ پہ فائق

محمد معدنِ جملہ حقائق — مدینہ مخزنِ اہلِ دقائق

کیا پیدا خدا نے جو عوالم — ز فوق و تحت دیگر جو آوادم

تو افضل اونمین جو نزدِ خدا ہے — وہی مخصوص بہرِ مصطفا ہے

جو اوّل سب سے افضل اور اجمل — وہ ہے نورِ قدم نزدیک اکمل

تو اوسّے اصلِ احمد برملا ہے — احد بے میم فیضِ کبریا ہے

وہ سِرّ کنتُ کنزًا دلربا ہے — وہ فیضِ احدیت بے امترا ہے

وہ باطن احدیت سے مصطفےٰ ہے — وہی بندہ حقیقت مین خدا ہے

وہی ہے برزخِ کُبریٰ بلاریب — اودھر خالق ادھر مخلوق بےعیب

وہ حُبّ اللہ حبیب اللہ بنا ہے — ختم جسپر خدا نے حُب کیا ہے

وہ ظلماتِ توسّط سے مُبرّا — مُجسّم نور شرکت سے مُعرّا

نسا جملہ جو افضل در جہان ہین — تو افضل اونسے وہ کبری عیان ہین

سلام اللہ سے دائم وہ معظم — کہ وہ مخصوص بہر ذات اعظم

نسائے مصطفا دیگر جو عظمی — فضیلت ہین وہ بیشک بعد کبری

وہ ام المومنین ہین در مقامات — کہ وہ ازواج ذات اصل ہر ذات

وہ جملہ طیبہ از نص اطہر — کہ وہ مخصوص بہر ذات اطہر

جو خلوتہا سے افضل بیگمان ہے — وہ فوق عرش خلوت لامکان ہے

خلیل اللہ جو ہین وہ قطب توحید — وہ جد انبیا ہین اہل تجرید

سرافیل و دگر میکال و جبریل — ملائک مین جو ہین وہ اہل تبجیل

تو اوس خلوت سے وہ ماہر نہ زنہار — نہ اوس دربار مین اونکو ہے بار

کہ اوس خلوت کے اسرار نہانی — مکانی کے نہ لایق لامکانی

وہ ہین بیشک منزہ از نشانی — کہ سر احدیت سے ہین وہ شانی

وہ سر سر کے اسرار جانی — نہ جانا نکو اونسے کچھ حاصل نشانی

وہ میم احمدی معدوم اوسجا — محمد بھی محمد سے مبرا

کہ سر احدیت سے جو احد ہے — وہی قائل وہی سامع صمد ہے

نہ اوسجا کام ساجد اور مسجود — نہ اوسجا نام عابد اور معبود

نہ مین توکی وہان پر کچھ جدائی — وہی یکتا وہان جسکی خدائی

نہ ابراہیم کی جسجا رسائی — نہ جبرائیل کو اوسجا رسائی

تو کیا اسکے سوا قول بیانی — وہی سبحان ربی لامکانی

بگوش ہوش بشنو راز جانا — نشان بے نشانی سر ادنا

محمد اور احمد وہ عیان ہے — وہ از اسرار ایزد بگمان ہے

وہ ہین مخصوص بہر ذات امجد — احد بامیم ہے جو نور ایزد

وہ ہے بے میم ہم با میم لاریب — منزّہ قید میمی سے نہ کچھ عیب

بنات جملہ عالم مین جو افضل — وہ ہے زہرائے اطہر اور اکمل

وہ لخت سیّد خیر الورا ہے — ورا مین وہ ورائے ماورا ہے

رضا اونکی رضائے کبریا ہے — رضائے مصطفا بے امترا ہے

غضب اونکا کسی پر ہو نہ ظاہر — کہ وہ غضب خدا ہے نزد ماہر

اذیت جسنے ہو خیر النسا کو — تو ہوا وسنے اذیت مصطفا کو

جو ایسی ذات مقبول خدا ہے — تو وہ مخصوص بہر مصطفا ہے

جو ذریات در جملہ عوالم — تو ہین حسنین اونمین ذی مکارم

وہ سردار جوانان جنان ہین — جنان مین سب سے افضل وہ عیان ہین

جو حب اونکی وہی لاریب ایمان — وہی ایمان رضائے خالق جان

وہی ایمان رضائے مصطفا ہے — نہ اوس ایمان سوا ہرگز وفا ہے

اہانت اونکی بس کفر و جفا ہے — یقیناً وہ جفا بر مصطفا ہے

جو اہل بیت کا موذی نہان ہے — وہ ملعون خدائے دو جہان ہے

ہوا اونکی شہادت سے جو منکر — شریعت مین وہ ہے لاریب کافر

محبت اونکی ہے انسان ایمان — نہ انسان ہو تو کیا ایمان انسان

تو وہ حسنین جو نور خدا ہین — تو وہ مخصوص بہر مصطفا ہین

علی الاطلاق سیّدۃ النسا جو — وہ ہے کبری خدیجہ ذات خوشخو

جو در روزِ قیامت شافعین ہین
تو اول سب کے شاہِ مرسلین ہے
تو وہ جملہ شفاعت نزدِ ایزد
سبھی عظمیٰ جو شفاعت نزدِ غفّار
کہ ثوران غضب ہوا وسّے مسدود
تو وہ رتبہ ہوا مخصوص لاریب
وہ خلفا جو کہ بعد از انبیا ہین
نبوت کا نہوتا گر ختم کار
تو وہ وزرائے شاہِ دوجہان ہین
خصائص اونکے از قرآن ہویدا
تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ احمد
جو اخوان الصّفا درجملہ عالم
شمار اونکا شمارِ انبیا ہے
مظاہر انبیا کے وہ عیان ہین
علومِ انبیا سے وہ مکرم
اگرچہ وہ طفیلی بیگمان ہین
وہی ہین حاملانِ دینِ اسلام
چو پروانہ وہ بر شمعِ خدا ہین
وہ جان و مال سے احمد پہ قربان

وہ بارہ قسم جملہ بالیقین ہین
سبھی آخر سب کے وہ نورِ مبین ہے
ہوئی ہے بالاصالہ بہرِ احمد
نہ ہوا اونکے سوا دیگر سے زنہار
کرے جملہ خلائق حمدِ محمود
برائے ذاتِ احمد جو کہ بے عیب
صحابہ ہین وہ افضل اصفیا ہین
تو ہوتے وہ نبی بین الورا چار
وہ ممدوحانِ خلّاقِ جنان ہین
کہ اوس شمعِ خدائی پر وہ شیدا
کہ وردا اونکا محمد یا محمد
تو اصحابِ مکرّم سے نہ اکرم
شمار اونکا شمارِ اولیا ہے
مناظر کبریا کے بیگمان ہین
نہین بل اونسے فائق وہ معظّم
ولے برتر اصیلونسے عیان ہین
وہی ہین دینِ اسلامی کے اعلام
خدائے خلق پر وہ سب فدا ہین
کہ صدجان اونکو اوس جانانسے ہر آن

صفت پر ذات جب ہو نور افشان — تو ہو جملہ صفت در ذات پنہان
اوٹھی دوئی عدد سے لامکان مین — رہا ایک بے عدد سرِّ نہان مین
ملے دو قوس جب اوس لامکانمین — تو اَوْ اَدْنیٰ رہا پھر بے نشان مین
بنا ایک دائرہ اوس بے نشانمین — تو روئے وصل تب آیا عیان مین
تو سِرِّ کُنْتُ کَنْزًا جو نہانی — وہ اَحْبَبْتُ سے یکے یکتا نشانی
وہ حُبِّ ذات یکتا جاودانی — وہی محبوبِ اقدس لامکانی
جو آبِ بحر ہو دریا مین زخّار — تو ہے وہ بحر واللہ نزدِ ہشیار
تو دریا سے نہ ہرگز وہ جدا ہے — تو نورِ حق نہ کیونکر اب خدا ہے
رہا جب میم بر عرشِ مُقدّس — احد کیونکر نہو یکتائے اقدس
ہوا جبکہ احد صمد مُسْتَنیرُ — تو یکتا وہ سمیعٌ بھی بصیرُ
وہی قائل وہی سامع یکے دان — وہی رائی وہی مرئی یکے جان
بیانِ لامکان سرِّ نہانی — نہ ماہر اوسکے جملہ اسمانی

نہ جبرائیل پر وہ سِرّ پیدا
حُبُوری عاشقون پر وہ ہویدا

تو اوس خلوت سے ہے مخصوص طٰہٰ — کہ وہ شرکت سے دائم ہے مُبرّا
مراتب مین جو رتبہ ہے کہ امجد — وہ ہے کلّی شفاعت نزدِ ایزد
علی الاطلاق اوسمین جو مُشَفَّعْ — تو اوسکا جو مقالہ ہے وہ تُسْمَعْ
وہی اصلی شفیع المذنبین ہین — طفیلی اونکے دیگر شافعین ہین
شفاعت کے جو ہین انواع واقسام — تو سب مین وہ اصیلی اہلِ انعام

لِنعم جملہ سے فائق دیدِ یزدان — وہ احمد کے لیئے مخصوص ہر آن

اُمم سبھی انبیائے پاک اطوار — طفیلی اونکے ہین در دیدِ غفار

تو یہ امت اُمم سے جو کہ اکرم — تو بیشک دیدِ ایزد مین مُقدم

یہ مثلِ انبیا اونسے مکرّم — کہ تابع ذاتِ احمد ہے یہ ہر دم

طفیلی کے طفیلی وہ امم ہین — کہ اس امتسے وہ پستر ہم ہین

تو یہ اُمت جو افضل برملا ہے — تو یہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے

عبادت کے لیئے جو روز افضل — وہ روزِ جمعہ اجمل اور اکمل

تو یہ امت ہوئی اوسنے مکرّم — طفیلِ صاحبِ خُلقِ معظم

وے روزِ دوشنبہ اوسنے افضل — کہ ہے اوسمین ظہورِ ذاتِ اجمل

لیالی مین جو لیلۃ القدر افضل — تو افضل اوسنے بیشک نزدِ اکمل

جو لیلِ مولدِ خیر الورا ہے — کہ رحمت اسمین بس بے انتہا ہے

تو وہ دونو لیالی جو کہ منصوص — محمدؐ اور احمد سے وہ مخصوص

مہینو مین جو افضل ماہِ رمضان — تو مولد شہر افضل اوسنے ایجان

وہ دونو ماہ جو مذکور بالا — وہ ہین مخصوص بہرِ شاہِ طاہا

کتابو مین جو افضل ہے وہ قرآن — تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ فرقان

علومو مین جو افضل علمِ باطن — کہ وہ چون روح در جملہ مواطن

تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ احمد — محمد علم ظاہر سے وہ امجد

نہ ہر دو علم سے مخصوص زنہار — کوئی از انبیا نزدیکِ غفّار

کہ ظاہر اور باطن سے وہ جامع — شریعت بھی حقیقت سے وہ لامع

وہ سب مخصوص یارِ مصطفا ہین — وہ خاصانِ دیارِ اجتبا ہین

جو در جملہ عوالم اولیا ہین — یہی در جملہ اُمم جو اصفیا ہین

تو افضل اولیائے مصطفا ہین — جو اس امت مین جملہ اتقیا ہین

قلوب اونکے بہ قلبِ انبیا ہین — علوم اونکے ز علمِ مصطفا ہین

اگرچہ وہ طفیلی در مقامات — اَصیلون سے وہ برتر در کرامات

جو جملہ معجزاتِ انبیا ہین — ز آدم تا بہ سیّدِ اصفیا ہین

تو اونسے ہے یہ ولیونکی کرامات — جو اس امت مین وہ عالی مقامات

کرامت کے جو منکر اشقیا ہین — وہ منکرِ معجزاتِ انبیا ہین

جو منکرِ معجزاتِ انبیا ہین — وہ ملعونِ جنابِ کبریا ہین

تو جملہ اولیائے مصطفا جو — وہ اس اُمت مین دائم خوب خو

تو وہ چون انبیا ہین در مقامات — بجائے معجزہ اونکی کرامات

نبوت کا نہوتا گر ختم کام — تو ہوتے وہ نبی در دینِ اسلام

وہ مخصوصانِ امت مُصطفا ہین — وہ اُمت مین یہ اہلِ صفا ہین

کیا پیدا خدا نے جب اُمم کو — کیا تقسیم پھر اونپر ہِمم کو

تو کُنتم خیرِ اُمت اونمین افضل — ہوئی برتر ہمم سے بسکہ اکمل

ہوئی نورِ محمد سے یہ پیدا — تو چون پروانہ ہے اونپہ شیدا

ہوئین دیگر اُمم پیدا جہان مین — ز آدم تا بہ عیسےٰ درمیان مین

[illegible] انبیائے خویش لاریب — حدیثون سے یہی روشن بلاعیب

[illegible] تھا اور اونمین بالیقین ہے — توسط انبیا و مرسلین ہے

که خلقِ خلق سے یکتا وہ مقصود
وہی ساجد وہی ہے ذاتِ مسجود

شفیعِ خلق اوس مرقد مین دائم
وہی روحِ خدا ہے زندہ قائم

وہی روحِ عوالم بالیقین ہے
اوسی سے زندہ یہ کون و مکین ہے

اوسیکی خاکپا فرشِ زمین ہے
اوسیکے فیض سے عرشِ برین ہے

وہی لاریب ہے ربّ العوالم
سفیضِ فیض بر جملہ او ادم

وہ مرقد افضلِ عرشِ برین ہے
وہ کعبے سے بھی افضل بالیقین ہے

جو ہمسایہ ہے اوسکا وہ مدینہ
مدینے مین وہ مرقد چون نگینہ

تو کیونکر ہو نہ کے سے وہ افضل
که وہ لاریب ہے عند اللہ اجل

اگر ہوتا بلاد اللہ مین افضل
مدینے سے کوئی بھی شہر اکمل

تو ہوتا اوسمین لابد مرقدِ پاک
که لائق وہ ہے برائے ذاتِ لولاک

تو اب ثابت ہوا نزدیکِ اکمل
مدینہ ہے بلاد اللہ مین افضل

وہ لابد منظرِ ذاتِ خدا ہے
که واللہ اوسمین مرقدِ مصطفا ہے

وہ لابد مظہرِ نورِ خدا ہے
خدا کا نور جسمین مصطفا ہے

خدا اوس مصطفا سے کب جدا ہے
که وہ اوس مصطفائی سے خدا ہے

خیوری کا جہان یکتا خدا ہے
وہی افضل اوسی پہ دل فدا ہے

عقیدہ ہے یہی جو کچھ کہ مذکور
مدینہ سب سے افضل جائے پرنور

دلیلو نکا نہ اوسمین کچھ گذر ہے
دلیلون پر نہ کچھ میری نظر ہے

که لابد یہ محبت کا اثر ہے
که کوئے یار افضل بے خطر ہے

سوا ذاتِ حبیب اللہ انور
کہ علم اوسپر ختم اللہ اکبر

وہی دارِ علومِ کبریا ہے
وہی علمِ علومِ انبیا ہے

وہ سبع بحرِ علمِ پُر صفا ہے
کہ قطرہ اوسکے علمِ انبیا ہے

تو اون علموں سے وارث ہین یہ علما
یہ مثلِ انبیا ہادی ہے کُملا

شریعت بھی حقیقت اونپہ ظاہر
نہین جیسے کلیم اللہ ماہر

نہ موسیٰ پر علومِ خضر ظاہر
نہ علمِ اولیا سے خضر ماہر

اگرچہ خضر بھی از انبیا ہے
ولے اِن اولیا پر وہ فدا ہے

علومِ غوثِ ایزد بحرِ زخّار
ولے پیدا نہ ساحل اوسکا نہار

وہ بیشک از علومِ مصطفا ہے
خبر اونکی وہ از سرِّ خدا ہے

نہووے خضر کو اوسجا رسائی
کہ ہے وہ مرکزِ دورِ خدائی

لدنّی علم خضری جو کہ طاہر
وہ ہے ہر آن اِن ولیونپہ ظاہر

یہ خضری مصطفائی مشربان ہین
کہ زیرِ پائے شہ گردن نہان ہین

غرض جو چیز افضل ہے جہانمین
مکانمین ہو و یا کہ لامکان مین

وہ سب مخصوص بہرِ مصطفا ہے
کہ وہ لاریب محبوبِ خدا ہے

جو مطلوبِ خدا اونکی رضا ہے
کہ وہ نورِ قدم نورِ خدا ہے

تو کیون کر اب خیوری سے ادا ہو
ثنا اوسکی کہ جسکا حق رضا جو

تو شہرون مین جو افضل ہے مدینہ
مدینہ معدنِ جملہ سکینہ

تو وہ مخصوص بہرِ مرقدِ پاک
کہ ہے جسسے ہویدا سرِّ لولاک

اعلموا ایہا الصفی والمحب الوفی ان قبر سیدنا الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ۔
افضل البقاع بالاجماع ۔ وسید القبور بلا نزاع ۔ حتی من العرش والکعبۃ الشریفۃ
لانہ محل الاعضاء المنیفہ ۔ والخلاف الواقع بین الائمۃ الکرام ۔ فیما عداہ
وماوراء بیت اللہ العلام ۔ کماھو مصرح فی کتاب نجم المبین ۔ من زبر المہرۃ المحققین
یعنی قبر شفیع الانام علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ اور عرش سے افضل علی الاطلاق ہے ۔
یہ فضلیت نزد ائمہ کبار ثابت بالاتفاق ہے ۔ اسمین کسیکا ہرگز نہین نزاع ہے ۔
کیونکہ ثبوت اسکا بالاجماع ہے ۔ اور ماورائے قبر جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ
والتسلیم ۔ اور سوائے بیت اللہ العظیم دونو شہرونکی فضلیت مین اختلاف مشہور ہی ۔
بعض علمای ظواہر کے نزدیک شہر مکہ شہر مدینہ سے افضل و بعض امور ہے ۔ اور اکثر کملاء نے
فرمایا کہ شہر مدینہ باسکینہ شہر مکہ مکرمہ سے افضل بالضرور ہے ۔ اور یہی فرمان واجب الاذعان
نزد عاشقین صادقین ازبسکہ متحقق و پُر نور ہے ۔ اور یہی اعتقاد پُر سداد
معدن وداد علامت کمال ایمان و نوال عرفان بلا فتور ہے ۔ اور یہی امر براہین
قاطعہ اور مضامین ساطعہ سے ازبسکہ ہویدا و پیدا موجب سرور موفور ہے ۔ **شعر**

وَمِنْ مَذْهَبِي حُبُّ الدِّيَارِ لِأَهْلِهَا	وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشَقُونَ مَذَاهِبُ

ای عزیز وافر تمیز اولہ حضرات علما خوب سماعت مین لاؤ ۔ اما مذہب عاشقین اور مشرب محبین پر عمل فرما
ع جانب عشق عزیز ست فرو مگذارش ۔ قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام ۔
ان المدینۃ خیر من مکۃ رواہ الطبرانی فی معجم الکبیر وغیرہ من النحاریر علیہم رضوان اللہ القدیر ۔
یعنی مدینہ منورہ افضل البلاد ہی ۔ مکہ معظمہ سے افضل نزد اہل وداد ہی ۔ مکہ مکرمہ مظہر انوار جلال لا الہ الا اللہ
آشکار ہی ۔ مدینہ معظمہ منظر اسرار محمد رسول اللہ بلا انکار ہی ۔ اور تصدیق محمد رسول اللہ پر ایمان کا مدار ہے

کہ وہ جس شہر مین مسند نشین ہے — تو وہ اِس دلمین چون نقشِ نگین ہے

اوسی مین نورِ ایمان اور دین ہے — یہی ایمان میرا بالیقین ہے

کہ وہ پیشِ نظر ہر دم عیان ہے — کہ اوسکا مردمک پر بھی مکان ہے

اوسیکے نقش کا یہ دل نگینہ — کہے ہر دم مدینہ با سکینہ

جو گوشِ ہوش مین اوسکی ندا ہے — تو واللہ دلسے دلبر کب جدا ہے

کبھی مین شرق مین با سینہ بریان — کبھی مین غرب مین با چشم گریان

کبھے چون بادِ در مُلکِ شمالی — جنوبی سو مین چون آبِ زُلالی

پریشان خاطر و حیران پھرون مین — کبھی نالان کبھی چُپ ہو رہون مین

شرابِ خون کبابِ دل غذا ہے — تنِ طنبور سے تیری صدا ہے

یہی ہے وِرد ہر دم اِس زبان سے — یہی ہے درد ہر دم اِس جنان سے

کہ ہووے میرا مدفن وہ مدینہ — کہ جسمین آمنہ کا ہے خزینہ

مدینے کی زمین ہووے نہ خُرسند — کہ یہ تن اوسمین ہووے ایجزاو نذ

تو صحرائے مدینے کے درندان — کرین اوس لاش کو وہ نُقلِ شادان

تو جسم و جان مدینے پر فدا ہو — تو شجرِ روضہ پر جانکی سدا ہو

تو ہی ربّی تو ہی مقصودِ ایمان — تو ہی حسبی تو ہی مسجودِ ہر آن

تو روزِ حشر لابد یہ مقالی — اَغِثْنِی احمدا اُمدُد بحالی

شفیعِ رُسل عنداللہ لاریب — تو ہی یکتا مشفع ہے بلا عیب

خیوری کو تو واللہ یہ یقین ہے
کہ احمد ہی شفیع المذنبین ہے

جو کاروان شہر سلامت وکرامت مین نامدار ہوا ؛ تو اوسی وادیٔ محمد رسول اللہ سے اوسکا عبور بامن پروردگار ہوا ؛ الحمد للہ والمنّۃ ومنہ النعم والجنّۃ کہ تصدیق خاتمیّت حبیب قدیم علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم سے دل وجان نہایت شاد ہے ؛ ہر لحظہ وہر آن ہر حال وہر مکان مین صدق جنان ولسان سے اوسی حبیب محبیب کی ہمیشہ یاد ہے ؛ اوسی اعتقاد پُر سداد سے دائم خانۂ ایمان وعرفان آباد ہے ؛ وللہ الملک الغفّار درما فی ہذہ الاشعار

سَکَنَ الْفُؤَادُ فَعِشْ هَنِیْئًا یَاجَسَدْ ۔ ذَاكَ النَّعِیْمُ هُوَ الْمُقِیْمُ اِلَی الْاَبَدْ

اَصْبَحْتَ فِیْ کَنَفِ الْحَبِیْبِ وَمَنْ یَّکُنْ ۔ جَارَ الْکَرِیْمِ فَعَیْشُهُ الْعَیْشُ الرَّغَدْ

عِشْ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ تَحْتَ لِوَائِهٖ ۔ لَاخَوْفَ فِیْ هٰذَا الْجَنَابِ وَلَانَکَدْ

رَبُّ الْجَمَالِ وَمُرْسِلُ الْجَدْوٰی وَمَنْ ۔ هُوَ فِی الْمَحَاسِنِ کُلَّمَا فَرْدٌ اَحَدْ

رُوْحُ الْوُجُوْدِ حَیَاةُ مَنْ هُوَ وَاجِدٌ ۔ لَوْلَاهُ مَا تَمَّ الْوُجُوْدُ لِمَنْ وَجَدْ

عِیْسٰی وَاٰدَمُ وَالصُّدُوْرُ جَمِیْعُهُمْ ۔ هُمْ اَعْیُنٌ هُوَ نُوْرُهَا نُوْرُ الصَّمَدْ

لَوْ اَبْصَرَ الشَّیْطَانُ طَلْعَةَ نُوْرِهٖ ۔ فِیْ وَجْهِ اٰدَمَ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَجَدْ

اَوْ لَوْ رَاٰی النَّمْرُوْدُ نُوْرَ جَمَالِهٖ ۔ عَبَدَ الْجَلِیْلَ مَعَ الْخَلِیْلِ وَلَا عَنَدْ

لٰکِنْ جَمَالُ اللّٰهِ جَلَّ فَلَا یُرٰی ۔ اِلَّا بِتَخْصِیْصٍ مِّنَ اللّٰهِ الصَّمَدْ

فَاَبْشِرْ مَنْ سَکَنَ الْجَوَانِحِ مِنْكَ یَا ۔ اَنَا قَدْ مَلَاْتَ مِنَ الْمُنٰی عَیْنًا وَّیَدْ

عَیْنُ الْوَفَا مَعْنَی الصَّفَا سِرُّ النَّدٰی ۔ نُوْرُ الْهُدٰی رُوْحُ النُّهٰی جَسَدُ الرَّشَدْ

هُوَ لِلصَّلٰوةِ مِنَ السَّلَامِ الْمُرْتَضٰی ۔ اَلْجَامِعُ الْمَخْصُوْصُ مَادَامَ الْاَبَدْ

ای منصف مقبول ؛ وصف محب رسول ؛ بعد خدائے قدیم رتبہ صاحب خُلق عظیم !

اور اسی امر پر اتفاق جماہیر ائمہ کبار ہے چنانچہ کتب معتبرہ دینیہ سے یہ مسئلہ مفصلاً بخط المبین میں نگارش ہے اور اگرچہ بمقتضائے آیت وَابْتَغُوا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ تقدیم کلمہ محمد رسول اللہ ہی درکار ہے ؛ اور تاخیر کلمہ لا الہ الا اللہ جائز نزدِ علمائے ذوی الاقتدار ہے ؛ اور تقدیم کلمہ محمد رسول اللہ مثبت ایمان مزیلِ کفر کفار ہے ؛ اما تقدیم کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کلمہ محمد رسول اللہ پر اسلیے سزاوار ہے ؛ کہ قطع وادیٔ محمد رسول اللہ بغیر طیٔ وادیٔ لا الہ الا اللہ از بسکہ دشوار ہے یعنی جبتک نہ مدد کرے توحید پروردگار ؛ تو تصدیق رسالتِ محمدی پر نہایت سخت ہے گرانبار ؛ جبتک دلمین نور نہ بخشے خالقِ آسمان و زمین ؛ تو بندہ کیونکر پہچانے حبیب رب العالمین جبتک اپنے دوست کو نہ دکھلاوے وہ دستگیر ابرار ؛ تو اوسکو کیونکر دیکھے مخلص ہندار ؛ یعنی جبتک حق تعالیٰ اپنے بندون کو نہ دکھلاوے اولیائے کبار ؛ تو اونکو نہ دیکھ سکین کسیطور وہ زنہار ؛ کہ اَوْلِيَائِیْ تَحْتَ قِبَابِیْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِیْ حدیث قدسی ہے آشکار ؛ تو کب اونکی تصدیق بجالاوین باصدق جنان اور کب اونکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے زبان ہو عذب البیان ؛ چہ جائیکہ سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی ویسے تصدیق بجالاوین ؛ اور بغیر دیکھے جان و مال سے اوس ذات سید الکائنات پر فدا ہو جاوین ؛ اور آیتِ پر ہدایت يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ سے حظ کثیر و وفیر اوٹھاوین ؛ آیا نہیں سنا تو نے حالِ ابلیس رجیم کہ جب نہ مددگار ہوا اوسکا خدائے قدیم ؛ تو نہ دیکھا اوسنے نور کامل التکریم جناب رسول کریم ؛ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ؛ کیونکہ نہ قطع کیا اوسنے وادیٔ لا الہ الا اللہ کو با قلب سلیم ؛ تو نہ قطع ہوئی اوس سے وادیٔ محمد رسول اللہ بالتصدیق فخیم ؛ تو طوق لعنت سے مشرف ہوا وہ موحد لئیم ؛ آہ آہ ثم آہ جو قافلہ مال و منال سے حافلہ محروم اور خوار ہوا ۔ تو اوسی وادیٔ محمد رسول اللہ مین بدبار و خوف بار ہوا ؛

واستعارًا بان شرف المكان باهله قال الشارح الزرقاني عليه الرضوان اراد
امام البلد الظاهر مقام المصر فلم يقل وانت حل به استعظامًا للحلول فيه فالمعنى
اقسم بهذا البلد والحال انك مقيم به فلا اقسامه به شرفك وعظمتك عندي قال
في المواهب وهذا متضمن القسم ببلده صلى الله عليه وسلم ولا يخفى ما فيه من
زيادة التعظيم حيث اقسم بقيد كونه فيه دفعًا للتوهم ان المكان اشرف وان
شرفه صلى الله عليه وسلم مكتسب منه وقد روي ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه
قال بابي انت وامي يا رسول الله لقد بلغ من فضيلتك عند الله ان اقسم بتراب
قدميك فقال لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد وهذا القسم ادخل في
تعظيمه من القسم بذاته وبحياته صلى الله عليه وسلم انتهى قال في تفسيره روح البيان
وغيرهما من زبر اهل الاكتشاف ان الكعبة صورة رسول الله صلى الله عليه
وسلم والحجر الاسود صورة يده الكريمة واما حقيقة سر الكعبة فذاته الشريفة
ويمينه المباركة صلى الله عليه وسلم ومن هنا تعرف ان الانسان الكامل
افضل من الكعبة وكذا يده اولى من الحجر الاسود ولما انتقل النبي صلى الله
عليه وسلم الى دار البقاء خلفه ورثته بعده فهم مظاهر هذين السرين فلا
بد من تقبيل الحجر في الشريعة ومن تقبيل يد الانسان الكامل فانه المبايعة
الحقيقية وهي عين المبايعة مع الله ورسوله وقد قال عليه الصلوة والسلام ان لله
عبادًا الطوف بهم الكعبة يعنی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ بکتے ہیں منکرین ؎
تیری شان رفیع البیان میں ای سید المرسلین ؎ وہ سب خرافات و سفوات
باطل و عاطل ہے بالیقین ؎ اس مدعا پر قسم کھاتے ہیں ہم اس شہر کی اسلیے

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پیچوان وچرا ہے ؛ کیا فرشیات کیا عرشیات کیا ملکیات
کیا ملکوتیات سب اوسیکی خاکپا ہے ؛ ہمہ مکونات علویات اور جملہ کائنات سفلیات
اوسیکے فیض نور سے موجود ہے ؛ اوّل وآخر ظاہر و باطن مین وہی مربی عالمین
سب پر اوسیکا مدار رجوع مسعود ہے ؛ کیونکہ فیض احدیت بلا توسط وحدت
واحدیت کو حاصل نہین ؛ روشنائیٔ دوات سے بغیر واسطہ قلم عبارات کو وجود
نقوش واصل نہین ؛ ہر ذرّہ و ہر قطرہ مین اوسی ذات قدسی صفات کی تجلیئے
انوار کا ظہور ہے ؛ ہر زمان و ہر آن ہر حین و ہر مکان مین اوسیکے نام و اکرام
کاورد زبان اور حرز جان باسرور ہے ؛ ہمہ کائنات عوالم کیا ملائک کیا
جن و بنی آدم سب کا اوسی سے برگ و نوا ہے ؛ ہمہ اولین و آخرین کا وہی
مقصود و محمود سب پر اوسیکا حمد ولوا ہے ؛ وَلِلّٰهِ دَرُّ مَا اَفَادَ ؛

فِی الْفَارِسِیِّ وَاَجَادَ ؛

در ہیچ ذرہ نیست کہ نور محمدی	از طلعت وجود اضافی نہ طالعست
دریائے فیض جود الٰہی وجود اوست	انہار کائنات بوی جملہ راجعست
نسر سپہر طائر ز انفاس فیض اوست	این نکتہ پیش اہل نظر امر واقعست
فرد الوائے حمد بدست محمدست	متبوع اوست جملہ جہانش متابعست

قال اللہ عزّ برہانہ تبارک وتعالیٰ شانہ فی کتابہ الامجد لَا اُقْسِمُ
بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ قال فی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ
قولہ تعالیٰ وانت حلّ ہومن الحلول ضد الظعن یعنی من الاقامۃ فضلہ تعالیٰ
فانّہ سبحانہ قید الاقسام بحلولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ اظہار الافضلیۃ

بهذا التعبیر الاسنیٰ ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الکرام هو الغنی بمولاه عن کل ماسواه والغوث الذی یستغاث به فی الشدائد والملمات ویستعان به فی النوازل والمهمات وتفصیله فی کتابی نجم المبین والله یهدی به المتقین ؛ اور شہر مذکور سے مراد مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہے آشکار ؛ کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قدمین شریفین سے اونکو شرافت حاصل ہوئی بلا انکار ؛ اور جبکہ مدینہ منورہ مین آپکی اقامت باکرامت ہے تا روزِ شمار ؛ تو مدینہ رحمت خزینہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے عند اولی الابصار ؛ تفسیر تجبیر و روح البیان مین مذکور ہے ؛ اور دیگر کتب معتبرہ مین بھی مسطور ہے ؛ کہ کعبہ عکس صورت محمدیہ ہے ؛ اور حجر اسود عکس دست حق پرست احمدیہ ہے ؛ اور حقیقت سر کعبہ ذات سید الکائنات ہے ؛ اونپر صلوٰۃ وسلام رب البریات ہے ؛ اور اسی مقام سے یہ سر آشکار ہے ؛ کہ انسان کامل خانۂ کعبہ سے افضل بلا انکار ہے ؛ اور ایسا ہی ہاتھ اوسکا حجر اسود سے افضل ہے ؛ کیونکہ ولی اللہ کعبۃ اللہ سے اکمل ہے جبکہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دارِ دنیا سے انتقال فرمایا ؛ تو اپنے وارثین حضراتِ علما کو دونو سر مذکور کا حامل ٹھہرایا ؛ مظاہر سرین مسطورین تا روزِ شمار ؛ ورثۃ الانبیا ہین حضراتِ اولیائے کبار ؛ پس چومنا حجر اسود کو شرع شریف مین ضرور ہے ؛ اور چومنا دست حق پرستِ عالم ربانی کو شرع منیف مین بھی لابد نورٌ علی نور ہے ؛ کہ یہ چومنا بیعت حقیقی بلا انکار ہے ؛ عین بیعت ہمراہ خدا و حبیب پروردگار ہے ؛ اور تحقیق فرمایا جناب

کہ تو اوسمین مقیم ہے۔ تیری اقامت سے وہ شہر لائق قسم خدائے کریم ہے۔
نہ بلکہ اوس خاک پُر انوار کوچہ و بازار کی ہمکو قسم ہے آشکار ؛ کہ جسکو تیرے قدمین
شریفین نے مس کیا لیل و نہار ؛ اگر اقامت نہ فرماتا تو اوس شہر مین اے میرے
حبیب مختار ؛ تو اپنی کلام قدیم مین نہ قسم کھاتا مین اوس شہر کی زینہار ؛
چہ جائیکہ اوس خاکِ مذکور کی قسم یاد فرماوے حضرتِ ایزدِ غفار ؛
قسم ذات و حیات سے قسم خاکپا نہایت عظیم و فخیم ہے عند اولی الابصار ؛ شعر

قسم بجانِ تو خوردن طریق غیرت نیست ۔ بخاکپائے تو آن ہم عظیم سوگند ست

مواہب لدنیہ اور زرقانی مین مسطور ہے ؛ تفسیر کبیر وغیرہا مین بھی مذکور ہے ؛
کہ قیدِ حلولِ نزول مین جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نہایت
تعظیم ہے ؛ اور اِس قید اقامت مین اِس امر کا غایت اظہار و اشعار نزد
ہر ایک فہیم ہے ؛ کہ شرف المکان بالمکین ؛ یعنے مکان کو شرافت
اہلِ مکان سے ہے بالیقین ؛ جیسا کہ صاحب مکان شریف ہے ؛ ویسا ہی
وہ مکان لابد منیف ہے ؛ مکان و زمان ملائک و انسان سبکو جنابِ
رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے شرافت حاصل ہے ؛ جملہ فرشیات
و عرشیات جناب سید الکائنات کے فیض و برکات سے علی قدر مراتب
واصل ہے ؛ کہ یہ ذات قدسی صفات رحمۃ للعالمین ہے ؛ مربّئی ظاہر
و باطن مفیضِ اولین و آخرین ہے ؛ وہ سب سے مستغنی سب کے دائم وہی
ہین مددگار ؛ سوائے خدائے قدیم صاحبِ فضلِ عظیم کسی کے وہ محتاج
نہین زینہار ؛ قال الامام الغزالی قدس اللہ سرہ العالی فی شرح اسماء اللہ الحسنی

جو ہے خاک نعلین خیر الورا ‎ قسم کھائے اوسکی خدائے سما

نہ غیرت کا ہرگز یہ ہے اِقتضا ‎ کہ دائم قسم کھائے تیری خدا

بعمرِ حبیبی برِاس حبیب ‎ نہ ہے اسمین تعظیم ایسی نصیب

کہ جس طور باخاکِ نعلین ہے ‎ کہ نعلین افضل زکونین ہے

لہذا قسم کھائے ربُّ العُلا ‎ بخاکِ کفِ پائے خیر الورا

جو قدمین تیرے سے حرمین ہین ‎ وہ دونو جہانمین شریفین ہین

ملا تیرے قدمون سے اونکو نصیب ‎ ہوا کعبِ کعبہ زکعبت کعیب

صفا کو دیا تونے صدہا صفا ‎ بھی تیری مُروّت سے مروہ ہوا

جو ہے چاہِ زمزم مین تیری وہ چاہ ‎ تو وہ چاہ تیری سے ہے اہلِ جاہ

نہ ہوتا وہان آمنہ کا ظہور ‎ نہ مولد کا ہوتا وہان پر سرور

تو ہرگز نہوتی دعائے خلیل ‎ کہ یہ شہر ہوا امنًا اسے جلیل

نہ اوسطرف ہوتا وہ شدُّ الرّحال ‎ نہ جاتے اوسیطرف لاکھون رجال

نہین بلکہ اوسکا نہوتا نشان ‎ چہ جائیکہ ہو شہر دار الامان

نہوتا مدینہ جو ہجرت کی جا ‎ نہوتا وہان روضۂ مُصطفا

تو ہوتا نہ وہ منظرِ کردگار ‎ نہوتے ملائک وہان جان نثار

جو ہے جائے روضہ زفرشِ زمین ‎ نہوتی وہ افضل زعرشِ برین

جو ہے خاک پاکِ مدینہ حبیب ‎ وہ کامل شفا ہے اگر ہو نصیب

وہ کحلُ البصیرت برائے ضریر ‎ وہ کحلُ الجواہر برائے بصیر

دوائے دلِ دردمندان سدا ‎ وہی جملہ آمراض کی ہے شفا

رسولِ کریم نے علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ؛ کہ تحقیق خدائے تعالیٰ کے ایسے بندے ہین اہلِ قلبِ سلیم ؛ کہ طواف کرتا ہے اونکا کعبہ خدائے کریم ؛ یعنے اولیاء اللہ کعبۂ حقیقی ہین مطافِ اسرار پروردگار ؛ اور یہ کعبہ مجازی ہے عکسِ مقبولانِ کردگار ؛ چنانچہ حق تعالیٰ حدیثِ قدسی مین فرماتا ہے اے مؤمن ؛ کہ لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ ؛ یعنی نہ گنجایش دیا مجکو میری زمین اور میرے آسمان نے زینہار ؛ ولکن گنجایش دیا مجکو میرے بندے کے دل نے جو ہے ایمان شعار ؛ وللہ القوی در ہا فی المثنوی ؛

من نگنجم در زمین و آسمان — بلکہ گنجم در دلِ بشکستگان
در دلِ مومن بگنجم اے عجب — گر مرا جوئی دران دلہا طلب
ابلہان تعظیم مسجد میکنند — در جفائے اہلِ دل جد میکنند
آن مجازست این حقیقت اے خران — نیست قبلہ جز درونِ سروران
مسجدی کان اندرونِ اولیاست — سجدہ گاہِ جملہ ست آنجا خداست
کعبہ ہر چندی کہ خانہ برّ اوست — خلقتِ او نیز خانہ سرّ اوست
چون ورا دیدی خدا را دیدۂ — گرد کعبہ صدق برگرد دیدۂ
خدمتِ او طاعت و حمد خداست — تا نہ پنداری کہ حق از وی جداست
تا دلِ مردِ خدا نامد بدرد — ہیچ قومی را خدا رسوا نکرد
یہ فرمانِ حنّانِ پروردگار — کہ ای باعثِ خلق ہر نور و نار
قسم مجکو اس شہر کی اے رسول — کہ جسمین کیا تو نے لا بد حلول
یہ تیرے قدم سے ہوا بس امین — یہ ہے آمنا اوس سے اے نازنین

L7368

کہا اوسکو بیتی خدا الجبار
کہ ہو پاک بہرِ طواف کبار

کہا اوسکو یا عبدہی ہفتاد بار
کہ یہ مسکنِ ذاتِ پروردگار

یہی خانہ بیتِ ابرار ہے
وہی خانہ سِرِّ اسرار ہے

یہی خانہ ہے کعبۂ اتقیا
وہی خانہ ہے کعبۂ کبریا

اگرچہ یہ کعبہ مطافِ کبار
وے اوسکا طائف وہ لیل و نہار

ہمہ حجرِ اسود کو چومین مدام
یہ چومے قدم اوسکا با احترام

وہ قبلہ نما ہے قبلہ ضرور
مطافِ الٰہی وہ سِرِّ سرور

جو ہے دید اوسکی وہ دیدِ خدا
خدا دید اوسکی سے ہو کب جدا

خیوری وہ ہے دیدۂ مُصطفا
تو دیدۂ خدا ہے وہ دیدہ خدا

جو ہے شہرِ مکّہ مین کعبہ عیان
تو لابد وہ افضل نہ اسمین گمان

مدینے مین ہین جب شفیع الورا
تو افضل وہ لاریب نزدِ خدا

جہان مصطفا ہے وہان پر خدا
جہان پر خدا ہے وہان مُصطفا

خدا مصطفا سے نہ ہووے جدا
جدا مجتبا سے نہ ہووے خدا

یہان مصطفا اور خود وہ خدا
وہان کعبہ انکی جو ہے خاکپا

وہ کعبہ جو ہے مظہرِ فیض و جود
تو جودِ محمّد سے اوسکا وجود

تو کیونکر نہ افضل ہو شہرِ حبیب
کہ ہے جسّے کعبے کو عزت نصیب

یہ لاریب اظہر دلیلِ مُبین
کہ شرفُ المکانِ زشرفِ المکین

ہوئی شرفِ کعبہ و عرشِ برین
زپائے حبیبی شہِ مُرسلین

وہ تیرے قدم سے مشرف مکان / کہ ہے لامکانین قدم کا نشان

نہ تجکو کسی چیز سے افتخار / وہ لے اوسے جو لامکانین نگار

وہ فرمائے اسطور سے دمبدم / کہ یا خاک پائے تو ما را قسم

خدا آکو اوسی خاکپا کی قسم / حبیبی کو اوسکی قسم دمبدم

نہ ناہر کوئی اسّے اہل حکم / یہ کسکی قسم کیا وہ سرّ قسم

چھوری محمد کی تجکو قسم
ز کشف حقیقت تو کر اب رقم

نہ ماہر ہین اوسکے وہ سرّ خدا / خدا جانے اونکو جو ہین مصطفا

محمد حقیقت مین سرّ قدم / قدم کی قسم ہے یہ سرّ قسم

وہ کعبہ جو ہے عکس خیر الورا / یہی سرّ اوسکا یہ سرّ خدا

اسی سرّ کو ساجدین کا سجود / یہی سرّ مسجود جملہ وجود

جو ہے دست محبوب خیر الورا / ید اللہ وہی ہے بلا امترا

جو ہے عکس اوسکا وہ بین الانام / کہین حجر اسود اوسے خاص و عام

وہ جائے جو ہے مسکن مصطفا / وہ کعبے سے افضل بلا امترا

یہ کعبہ خلیلی وہ کعبہ جلیل / وہ ساجد یہ مسجود رب الخلیل

کیا اوسکی تعمیر لا بد خلیل / کیا اسکی تخمیر بیشک جلیل

قال اللہ تعالیٰ فی حق آدم استعمالاً خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین
صباحاً ہکذا فی التحبیر

گدائے محمد جو در کائنات / وہ کعبے سے افضل بصد بینات

پڑھنا مسجدِ حرام سے افضل بالاتفاق ہے + کیونکہ اسمین اتّباعِ سُنّتِ رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم آشکار ہے + اور اتّباع سُنت پر لاریب افضلیت کا مدار ہے + اور مسجد الحرام مین سوائے کثرتِ عدد اور کسی امر کا نہین اعتبار ہے + اور اتّباعِ سنت کے مقابل کثرتِ عدد از بسکہ ناپایدار ہے + پس اسنے معلوم ہوا کہ ثواب عمل اگرچہ از روئے عدد قلیل ہو + امّا ممکن کہ بحسب کیفیّت و عظمت وہ عمل افضل بعدیل ہو + اور یہ امر بھی ثابت نزدِ علمائے حذاق ہے + کہ داخلِ کعبہ مسجد الحرام سے افضل بالاتفاق ہے + اور حال یہ کہ صحتِ نماز فرض مین اندرون کعبہ اختلاف ہے + امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک عدم جواز نماز فرض صاف صاف ہے + چہ جائیکہ اوس نماز کا مزید ثواب ہو + اور اوس نماز پر حکم فضیلت مآب ہو + پس اسنے یہ امر ہویدا ہوا + دلِ اہل انصاف اسپر شیدا ہوا + کہ فضیلت کثرتِ اعداد پر موقوف نہین + بسیاری تعدادِ اجر پر معروف نہین + بلکہ سببِ فضیلت کا قبولیتِ درگاہ پروردگار ہے + اور قربِ حبیبِ خدا اور نزولِ رحمتِ بے انتہا آشکار ہے + اور جبکہ وجودِ پُر جودِ رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم اوس بقعۂ شریفہ اور روضۂ منیفہ مین زندگانی جاودانی اور حیاتِ نورانی صمدانی سے دائم قائم موجود ہے + اور وہ محلِ اجل اور منزلِ اجمل تنزلاتِ رحمات ابدیہ اور خیراتِ برکاتِ سرمدیہ سے علی الدوام محمود ہے + اور اوس مقام پُر انعام کا تمام اُمّت عالی ہمّت کو شامل ہے + اور ہر ایک عاصی پُر معاصی کو اوس منبعِ حسنات اور مرجعِ برکات سے حصول فیض کامل ہے + اور وہ فیضِ عام اور انعامِ تام غیر متناہی عند اولی الابصار

مدینہ جو انگشتری ہے عیان
معزز نگینے سے انگشتری
جو افضل ہمہ چیز نزدِ خدا
حبیبِ خدا پر وہ جملہ نثار
تو جو سب سے افضل بھی مختار ہے
تو افضل مدینے سے ہوتا اگر
تو ہوتا وہی مسکنِ مصطفا
بھی ہوتا وہی منظرِ کردگار

تو اوسمین نگینہ شہِ دوجہان
جو اہلِ نظر اوسکا ہے مشتری
جو اوسکے خزانے مین اجل سدا
کہ وہ افضلِ خلق پروردگار
وہی اوسکو بیشک سزاوار ہے
کوئی شہر اے حاذقِ نامور
ملائک بھی ہوتے اوسی پر فدا
ہمہ وقت تار و زِ روزِ شمار

خیوری یہ مقبول نزدِ غفور
کہ مکّے سے افضل مدینہ ضرور

اے عاشقِ صادق ؛ وے محبِّ حاذق ؛ اگرچہ مکّہ مکرّمہ مین ایک نیکی کا ثواب صد ہزار ہے ؛ امّا مدینۂ مشرّفہ مین قرب وجوارِ سیّد مختار ہے ؛ اور اونکے قرب وجوار مین ایک نیکی کا ثواب لاکھہا نیکی سے بسیار ہے ؛ اور مدینہ مطہّرہ مین ایک نیکی کا ثواب جو حدیث شریف مین ہزار ہے ؛ تو وہ کمیّت مین کم کیفیت مین زیادہ بیشمار ہے ؛ لاکھہا نیکیئے مکہ مکرّمہ سے افضل واکمل عندا ولی الابصار ہے ؛ کیونکہ مزید اعداد مین فضیلت منحصر نہین زینہار ؛ آیا نہین دیکھتا تو بعینِ عنایتِ پروردگار ؛ کہ منا سے مسجدِ حرام مین عبادت کا اعداد مزید علی الاطلاق ہے ؛ اور حجاج متوجہین عرفات کو پانچ نماز منا مین

نزد رب البریات + اور شفاعت کرنا جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ
والتسلیم کا واسطے تمام اُمّت کے لیل و نہار + اور قبول فرمانا حق تعالیٰ کا
اوس شفاعت کو اور نزولِ رحمت حسب استغفار + اور مشرّف ہونا اُمّت
کا زیارت روضۂ مطہرہ سے جو افضل القربات ہے + اور حصولِ شفاعت
و استمداد جناب رسالت مآب سے جو اکمل وسیلۂ نجات ہے + اور حصولِ
فیضِ قرب و جوار سیّد مختار اور نیلِ خیرات و برکات مجاورتِ مدینہ
باسکینہ پُر انوار جو موجبِ رضائے خدائے ارضین و سماوات ہے +
اور وہ قرب و جوار منظرِ پروردگار جلّ جلالہٗ واسطۂ قبولیتِ دعوات ہے
مزید اعداد عباداتِ مکّہ مکرمہ سے نہایت و بغایت افضل و اجمل بلا
انکار ہے + اور منافع خیراتِ مذکورات کا تمام اُمّت کے لیئے علی الدّوام
تا یوم القیام ازبسکہ بسیار و بیشمار ہے + اور حصولِ مسرّاتِ مسطورات کا
وہی ذات سیّد الکائنات وسیلہ ہے بالیقین + پس مدینہ منورہ کیونکر افضل
نہو مکہ معظمہ سے نزد منصفین + مکہ مکرّمہ مین اگر کعبۂ مفخمہ مخزنِ انوارِ جلال
ہے + تو مدینہ منورہ مین وہ روضۂ حبیبِ خدا معدنِ اسرارِ جمال ہے +
کہ کعبۂ طائفین اور عرشِ برین سے افضل ہے + سارے امکنۂ سماوات و
ارضین سے اکمل ہے + اور فضیلت مجاورت جلدِ قرآن شریف سے اظہر
من الشمس ہے + کہ حرمت جلد فرقانِ منیف مثل قرآن آبین من الامس
ہے + جیسا کہ تعظیم مسّ مصحف آیتِ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ سے
آشکار ہے + ویسا ہی تکریم جلدِ مصحف عدمِ مسّ محدث وغیرہ سے ہویدا

ہے کیونکہ دائم نزدِ خدا ترقیاتِ مراتب سید پنا ہی آشکار ہے ٭ اور قرآن مجید فرقان حمید مین حق سبحانہ تعالیٰ شانہ ایسا فرماتا ہے قولا کریما ٭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ٭ یعنے ٭

شعر

خدا فرما چکا قرآن مین لاریب
گنہگارانِ اُمت ہین جو پُر عیب

وہ آوین پاس تیرے چشم گریان
طلب غفران کرین باسینہ بریان

وہ استغفار پر ہون جبکہ شیدا
مدد اونکی کرین تو بھی ہویدا

کرین اونکے لیئے تو جب شفاعت
تو بخشے پھر خدا اونکی شناعت

کما ھو قائل قولا کریما
لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما

وہ تینو امر ہووین جبکہ موجود
تو بخشے اونکی عصیان ربِ محمود

وہ ہون مقبول توبہ نزدِ رحمان
کرے اونپر ہمیشہ رحم یزدان

یہ فیضِ مصطفا ہے جبکہ دائم
شفاعت پر ہمیشہ ہین وہ قائم

وہ مقبولِ شفاعت نزدِ ایزد
کہ ہووے جسنے عاصی پاک اسعد

یہ جاری فیض اونکا ہے شب و روز
قیامت تک بصدِ امدادِ پُرسوز

تو اب کیونکر نہو مکے سے افضل
مدینہ پُر سکینہ شہر اجمل

خیوری کا یہی لاریب ایقان
مدینہ باسکینہ عین ایمان

ای لبیبِ صفی و بے اریبِ وفی آنا اُسکا نزدِ قبر سید الکائنات علیہ اطیب الصلوۃ والتسلیمات ٭ اور استغفار سیدِ مختار واسطے اونکے

وہ رُوحِ خدا ہے وہ رُوحِ اِلٰہ وہ ہے سِرِّ مطلق وہ شانِ عجیب		وہ خلقِ خدا کی ہمیشہ پناہ مقیّد نہ ہرگز وہ نز و لبیب

	وہ سِرِّ عوالِم وہ مقصود ہے خیُوری کا ہر دم وہ مسجود ہے	

قال اللہ سبحانہ فی کلام المبین ﴿اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ﴾ قال سید العارفین سند الواصلین ابو محمد صاحب روزبہان فی تفسیرہ عرائس البیان قدس اللہ سرہ وافاض علینا برہ ثم اعلم ان الارواح کلہا خلقت من روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان روحہ اصل الارواح ولهذا سُمّی اُمّیًا ای انہ ام الارواح فکما کان ادم علیہ السلام ابا للبشر وامہ حوی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ ذوی الحکم ابا للارواح وامہا وذلک لان اللہ تعالی لما خلق روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اللہ ولم یکن معہ شیئ اخر حتی ینیب روحہ الیہ او یضاف الیہ غیر اللہ فلما کان روحہ اوّل شیئ تعلق بہ القدرۃ شرفہ بتشریف اضافتہ الی نفسہ فسماہ روحی ثم حین اراد ان یخلق ادم فسوّاہ ونفخ فیہ من الروح المضاف الی نفسہ وھو روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال ﴿فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ﴾ فکان روح ادم من روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک ارواح اولادہ لقولہ تعالی ﴿ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ثُمَّ سَوّٰىهُ﴾

بلا انکار ہے + مکۂ مشرفہ مین اگر مقام تولد سید الانام ہے + تو مدینۂ سکینہ مین جائے تخمیر وجود پر جود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے + مکۂ مکرمہ مین اگر نزول رحمت یکصد و بست ہر روز بلا انکار ہے + تو مدینۂ لطف خزینہ مین روضۂ مطہرہ پر نزول رحمت و رضوان و ملائکۃ الرحمان بے حد و عد لیل و نہار ہے + کیونکہ وہ روضۂ شریفہ بقعۂ منیفہ لاریب دائم منظر پروردگار ہے + مظہر ہو الرفیق الاعلی عند اولی الابصار ہے + ای عزیز وافر تمیز محل قبر حبیب خدا علیہ الصلوٰۃ والثناء و فضیلت سے معمور ہے + ایک تو اوس درّ نورانی سلالۂ کعبۂ ربانی سے پر نور ہے + جو خطاب ایزد منان طرف زمین و آسمان آیت اِئْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا مین وہ مجیب بالاتفاق ہے + زمین سے وہی درِ کعبۂ معظمہ اور سماوات سے اوسکے محاذی بقعۂ مفخمہ عند الحذاق ہے + دوسرا حقیقت محمدیہ جو دت وجود علویہ و سفلیہ جو باطن احدیت مبدا و احدیت برزخ کبری علی الاطلاق ہے + اوسی حقیقت کی شان مین فرقان قاطع برہان ناطق ہے یہ کلام قدیم +

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

وہ اول وہ آخر رؤف و رحیم	وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک علیم
وہ میمی نقاب رخ دلربا	حدوث و قدم مین وہ برزخ سدا
وہ سلما احد و لی جو ہے مہ جبین	وہ لیلی قدم جو بسے نازنین
وہ ہر دو نمودار از یک حجاب	کہین جسکو احمد رسالت مآب
وہ ہے اُمِّ اُمّ اور اُمّی لقب	وہی آدم و آدمی کا نسب
وہ ہے روح اعظم وہ حب قدیم	وہ ہے پدر ارواح خلق عظیم

نے روح پُر فتوح سید الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا + اپنے نور کامل السرور سے اوس ذات سند الکائنات کو ہویدا کیا + تو اوس وقت ایک ہی تھا پروردگار + دوسری کوئی چیز نہ تھی زینہار + کہ اوس چیز کے طرف اوس روح کی نسبت کرے آشکار + پس جبکہ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ سے سب چیزوں کے پہلے پیدا کیا روح سید الانام + تو اوسکو اپنی ذات قدیم الصفات کی طرف نسبت کیا بصد احترام + تاکہ اوس روح پُر فتوح کی لطافت و شرافت سے ماہر ہوں ہمہ خواص و عوام + کہ یہ روح خدا کی ذات کے طرف منسوب ہے + خلعتِ ہمہ صفات قدیمات سے محبوب ہے + پس فرمایا کہ یہ روحِ خدا ہے + ہمہ خدائی میں یکتا مصطفا ہے + یہی مالکِ مُلک الٰہ ہے + اسی سے ظہورِ خدا بلا اشتباہ ہے + اسی کی رضا جوئی حق تعالےٰ کی رضا ہے + اسکی طاعت طاعت رب العلا ہے +

شعر

محمدؐ سرِ وحدت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے	شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے
خدا و مصطفا کی کُنہ مین ادراک عاجز ہے	محمدؐ کو خدا جانے خدا کو مُصطفا جانے
احد نے صورتِ احمدؐ مین اپنا جلوہ دکھلایا	بھلا پھر کس طرح سے کوئی اونکا مرتبا جانے
ہُوَ الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن	اوسیکو ابتدا جانے اوسیکو انتہا جانے
وہی ہے ایک ریا اور دو عالم اوسکی موجین ہین	غریقِ بحرِ عرفان ہو تو پھر یہ ماجرا جانے
محمدؐ فی الحقیقۃ آفتابِ لایزالی ہے	اوسیکے نور کا دونو جہانمین پر تو اجانے

پھر جب وجودِ پُر جود آدم علیہ السلام کو آراستہ کیا + تو اوسکو حق تعالیٰ نے اپنے روح پُر فتوح سے پیراستہ کیا + پس روحِ آدم علیہ السلام روحِ محمدی سے

وَ نَفَخَ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِہٖ وقال تعالیٰ فی حق مریم علیہما السلام فَنَفَخۡنَا بِہٖ مِنۡ
رُّوۡحِنَا فکان جبرائیل علیہ السلام و روحہ من روح النبی صلی اللہ علیہ
وسلم المضاف الی حضرۃ تعالیٰ و ھذا احد اسرار من قولہ صلی اللہ
علیہ وسلم آدم و من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ انتہی یعنے حق تعالیٰ کا اسطور
فرمان واجب الاذعان ہے + فرقان لا مع البرہان مین خوش تبیان ہے + کہ یاد کر
تو اے میرے حبیب مختار + کہ جسوقت تیرے رب نے فرشتو نپر کیا آشکار + کہ تحقیق پیدا
کرنے والا ہون مین آدم کو آب و گل سے بالضرور + پس جسوقت راست و درست
کیا مینے اوسکو بے فتور + اور داخل کیا مینے بیچ اوسکے میرے روح کو بصد سرور
پس واسطے اوسکے سجدہ کیا سب فرشتون نے حسب فرمان رب غفور + اور
تفسیر عرائس البیان مین اسطور سے مذکور + اور یہ تفسیر زبدۃ العارفین
عمدۃ الواصلین ابو محمد صاحب روزبہان قدس اللہ سرہٗ بغایت الرضوان
کی ہے مشہور + کہ حق تعالیٰ نے روح پر فتوح جناب رسول کریم علیہ اطیب الصلوٰۃ
والتسلیم سے سب روحون کو پیدا کیا + وہی روح پر فتوح ابو الارواح ہے
اوسی سے سب کو ہویدا کیا + وہی اُمِّ ارواح ہے وہی اصل اشباح ہے +
لہذا آپکا نام نامی اسم گرامی اُمّی مشہور ہے + کہ اُم کا معنے لغت عرب مین
اصل اصول مذکور ہے + جیسا کہ آدم علیہ السلام ابو البشر ہین آشکار + اور
حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُم البشر ہین بلا انکار + ویسا ہی جناب رسول
کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پدر ارواح اور مادر اشباح ہین حسب فرمان پروردگار
او تفصیل اس اجمال کی + اور دلیل اس مقال کی + یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ

واللہ الہادی وعلیہ اعتمادی + اے عزیز پُر تمیز اگر مکہ معظمہ میں ادائے حج وعمرہ آشکار ہے + تو مدینہ منورہ بھی اس عبادت سے پُر انوار ہے +

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام من خرج علی طہر لا یرید الا مسجدی ھذا لیصلی فیہ کانت بمنزلۃ حجۃ رواہ البیہقی وغیرہ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ العظام من تطھر فی بیتہ ثم اتی مسجد قباء فصلی فیہ صلوٰۃ کان کاجر عمرۃ رواہ ابن ماجہ وغیرہ بسند جید عن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ وروی الامام احمد والحاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ غیرھم ایضاً رضی اللہ عنھم بلفظ من توضأ فاحسن وضوئہ ثم جاء مسجد قباء فرکع فیہ رکعتین کان لہ کعدل عمرۃ وروی ابن شبۃ عن سعید بن الرقیش الاسدی قال جاءنا انس بن مالک رضی اللہ عنھم الی المسجد قباء فصلی فیہ رکعتین الی بعض ھذا السواری ثم سلم وجلس وجلسنا حولہ فقال سبحان اللہ ما اعظم حق ھذا المسجد لو کان علی مسیرۃ شھر کان اھلاً ان یوتی فمن خرج من بیتہ یریدہ متعمداً الیہ لیصلی فیہ رکعتین اقبلہ اللہ باجر عمرۃ قال ابو غسان ومما یقوی ھذہ الاخبار ویدل علی تظاھرھا فی العامۃ والخاصۃ قول عبد الرحمن ابن الحکم +

شعر

وایم اللہ قد اقررت عینا
من المتعمرات الی قبائی

ملخص الکلام فی ھذا المرام یہ کہ جو شخص اپنے گھر سے باطہارت کاملہ مسجد

سے پیدا ہوا + ابو البشر ابو الارواح سے ہویدا ہوا + پس باطن مین آدم علیہ السلام
فرزندِ رسول کریم ہے + اگرچہ ظاہر مین اونکا فرزند صاحب خُلقِ عظیم ہے +

شعر وَلِلّٰہِ رَبُّ الْبَرِیَّہ دُرُّمَا فِی الثَّانِیَہ

وَاِنِّی وَاِنْ کُنْتُ ابْنَ آدَمَ صُوْرَۃً	وَلِیْ فِیْہِ مَعْنًی شَاھِدٌ بِاُبُوَّتِی

شعر وَلِلّٰہِ مَا اَفَادَ فِی الْفَارِسِیِّ وَاَجَادَ +

گر بصورت من ز آدم زادہ ام	در حقیقت جدِّ جدِّ اُفتادہ ام

اور ایساہی ارواح اولادِ آدم علیہ السلام + اور سائر ارواحِ علویات وسفلیات
بالتمام + فرزندِ جناب رسولِ کریم ہین علیہ الصلوۃ والسلام لہذا فرمایا جناب
رسول کریم نے علیہ الصلوۃ الملک العلام + کہ آدم ومن دونہ تحت لوائی
یوم القیام + یعنے حضرت آدم اور سائر خلائق بالضرور + میرے لوا کے زیر
سایہ ہونگے یوم النشور + پس حقیقت روح سے کیونکر ماہر نہون جناب رسول کریم
ولا عبرۃ لما یجرحہ المنکر الیم + کیونکہ اس مدّعا پر خود ناطق ہے کتاب
مستطاب قدیم + کہ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ اَیُّھَا الْفَھِیْم + یعنے
قوم یہود ایسا پہچانتی ہے رسولِ کریم کو آشکار + جیسا کہ وہ پہچانتے ہین اپنے
بیٹونکو بلا انکار + بلکہ ولی اللہ بھی حقیقت روحانی سے ماہر ہے + ہر طور سِرّ
روحانی اوسپر ظاہر ہے + اور یہ امر حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ
رَبَّہٗ سے خود باہر ہے + کیونکہ معرفتِ نفس مین معرفتِ روحانی داخل ہے +
اور معرفتِ نفس سے معرفتِ خدا حاصل ہے + اور جب ولی کو معرفتِ خدا
حاصل ہوئی جو غیب الغیب ہے + تو ولی کو معرفتِ روحانی حاصل ہونے مین کیا ریب ہے +

نجومِ اہتدا آنجا فروزان	شموسِ اصطفا آنجا طوالع
چو از ناری کجا تو نور بینی	بود ہر کس باصلِ خویش راجع
چرا با خویش دشمن گشتۂ تو	چہ خود را میزنی بر سیف قاطع
ولیکن کے توانی دید آن نور	چو نورِ فطرتت گردید ضایع
نصیحت کردمت دیگر توانی	فَاِنَّ الدِّینَ عِندَ اللہِ واقع

قال فی منهل الصفا والتحبیر والجامع الکبیر وغیرها من زبر التحاریرات الامام مالک نبراس الوداد والمسالک قدس الله سرّہ وافاض علینا برّہ کان یقول حجّی زیارۃ قبر حبیب الرحمٰن وصلاتی فی جوار طبیب العصیان افضل من حج بیت الله المنان وکان لا یتوجہ الی بیت الله المتعال مع کونہ صاحب الثروۃ والاموال وکان یصرّح فی اکثر الاحوال بانہ فی قبرہ علیہ الصّلوۃ والسّلام وعلی الہ واصحابہ البررۃ الکرام کعبۃ الله الملک العلام وسرّ اسرار الاحدیّۃ علی الدوام وهو الحقیقۃ المحمدیّۃ والمادۃ الاحمدیّۃ واصل الحقائق السرمدیّۃ حیاۃ الارواح الابدیّۃ ولا یخفا انّ وجود الکعبۃ من وجودہ وتنزل الرحمۃ علیها من جودہ وکان یخشی من بعد جوار سیّد الثقلین ویبکی حتّی یتقاطر لحیتہ من دموع العینین ویذکر اختیار سیّدنا عثمان بن عفان شهادۃ نفسہ النفیسۃ علی الهجران ودعائہ اللّٰهمّ ارزقنا شهادۃ فی سبیلک وامتنا فی جوار حبیبک فلما وعد الله امامنا المالک منجی الخلائق عن المهالک بان لا یقبض روحہ اللطیفہ الا فی جوار حبیبہ فی المدینۃ الشریفۃ

نبوی مین اس قصد سے آوے + کہ اوسمین نماز پُر نیاز باشوق و ذوقِ
جان و جنان بجالاوے + تو حق سُبحانہٗ تعالیٰ شانہٗ ثواب حج کامل کا اوسکو عطا
فرماوے + اور جو شخص باوضوئے تام اِس ارادے سے مسجدِ قبا مین جاوے +
کہ بامدادِ الٰہی ادائے دو رکعت یا چار رکعت نماز اوسے ظہور مین آوے + تو حق
تعالیٰ ثواب عمرہ کامل کا اوسکے نامۂ اعمال مین تحریر فرماوے + اس باب مین
احادیث قویہ اور اخبار و آثار مرضیہ بسیار ہین + اور اونکی صحت پر متفق حضرات
مُحدّثینِ کبار ہین + اور یہ امر بھی ازبسکہ ظاہر و عیان ہے + ہر خاص و عام پر
ہویدا بیگیان ہے + کہ ادائے حج ایک سال مین ایک مرتبہ سے زیادہ نہین ہوتا
زینہار + اور ادائے نماز مسجدِ نبوی مین ہر روز چند بار حاصل ہونا ممکن ہے
بلاانکار + اور ہزارہا نمازی اوس نعمتِ عظمیٰ سے مشرّف ہوتے ہین لیل و نہار
پس مدینہ منوّرہ کیونکر فضل نہو مکہ معظمہ سے عند اولی الابصار + مگر جس شخص
کا نورِ فطرت مفقود ہوا اور اصل مین وہ ہے اہلِ نار + تو وہ کیونکر دیکھے
مدینۃ السّلام قبۃ الاسلام کے انوارِ پُر اسرار + اور کیونکر منکشف ہون
اوسپر مقرِّ حبیبِ قدیم منظرِ محبوبِ عظیم کے اسرار پُر انوار + کہ وہ کنزِ مخفی
سے ہویدا ہین باطن اونکا احدیت ہے عند اولی الابصار ۔ شعر

بیا تا در مدینہ نورِ احمد	بہ بینی اندر و دیوار لامع
جمالِ مُصطفا بے پردہ بینی	چو خورشید ی کہ بے ابر ست طالع
بیا ای کورِ چشم تیرہ باطن	بہ بین ہر گوشہ صد برہانِ ساطع
بروقِ شبہ سوزِ آنجا لوایح	بدورِ دین فروزِ آنجا سواطع

وفرشیات ہے اوسیکا کرشمہ جنات ومزین سماوات ہے وللّٰہ الغفار

دُرٌّ مَا فِی هٰذِهِ الاَشعار

شَمسٌ عَلٰی قُطبِ الکَمَالِ مُضِیئَةٌ ... بَدرٌ عَلٰی فَلَكِ العُلَا سَیرَانُهٗ

اَوجُ التَّعَاظُمِ مَرکَزُ العِزِّ الَّذِی ... لِرَحَی العُلَا مِن حَولِهٖ دَوَرَانُهٗ

فَالخَلقُ تَحتَ سَمَاءِ عُلَاهُ کَخَردَلٍ ... وَالاَمرُ یُبرِمُهٗ هُنَاكَ لِسَانُهٗ

وَالکَونُ اَجمَعُهٗ لَدَیهِ کَخَاتَمٍ ... فِی اِصبَعٍ مِنهُ اَجَلُّ اَکوَانِهٖ

وَتُطِیعُهُ الاَملَاكُ مِن فَوقِ السَّمَا ... وَاللَّوحُ یُنفِذُ مَا قَضَاهُ بَنَانُهٗ

وَلَهُ المَقَامُ وَذٰلِكَ المَحمُودُ مَا ... لَم یُدرَ مِن شَانٍ تَعَالٰی شَانُهٗ

هُوَ دُرُّ بَحرِ اُلُوهَةٍ وَخِضَمُّهَا ... هُوَ سَیفُ اَرضِ عُبُودَةٍ وَمَعَانُهٗ

هُوَ هَاؤُهٗ هُوَ وَاوُهٗ هُوَ بَاؤُهٗ ... هُوَ سِینُهٗ وَالعَینُ بَل اِنسَانُهٗ

هُوَ قَافُهٗ هُوَ نُونُهٗ هُوَ طَاؤُهٗ ... هُوَ نُورُهٗ هُوَ نَارُهٗ هُوَ رَانُهٗ

عَقدُ اللِّوَاءِ بِمُحَمَّدٍ وَثَنَائِهٖ ... فَالدَّهرُ دَهرٌ وَالاَوَانُ اَوَانُهٗ

وَالعَرشُ وَالکُرسِیُّ ثُمَّ المُنتَهٰی ... مَجلَاهُ ثُمَّ مَحَلُّهٗ وَمَکَانُهٗ

وَطَوَی السَّمٰوٰتِ العُلٰی بِعُرُوجِهٖ ... طَیَّ السِّجِلِّ لِمُدلِجٍ رُکبَانُهٗ

اَنبَا عَنِ المَاضِی وَعَن مُستَقبَلٍ ... کَشَفَ القِنَاعَ وَکَم اَضَا بُرهَانُهٗ

اَنبَا عَنِ الاَسرَارِ اِعلَانًا وَلَم ... یُفشِ السَّرِیرَةَ لِلوَرٰی اِعلَانُهٗ

حَاشَاهُ لَم تُدرَكْ لِاَحَدٍ غَایَةٌ ... اِذ کُلُّ غَایَاتِ النِّهَایَةِ آنُهٗ

صَلّٰی عَلَیهِ اللهُ مَهمَا زَمزَمَت

کَلِمٌ عَلٰی مَعنًی تُرِیحُ بَیَانُهٗ

وامرہ بالحج مرۃ باداء المناسک + وفعلی عدۃ اللہ حج مرۃ اما امنا الما لک +
رضی اللہ عنہ بلطفہ القدیم + بعدابود ادہ مع الحبیب الکریم + علیہ افضل الصلوات
واکمل التسلیم + یعنی کتاب منہل الصفا اور تفسیر تحبیر مین مذکور ہے + جامع کبیر وغیرہا
کتب معتبرہ مین بھی مسطور ہے + کہ تحقیق حضرت امام مالک عاشق صادق والی المسالک
قدس اللہ سرہ وافاض علینا برہ دائم اسطور فرماتے تھے + محبین صادقین کو
افضلیت مدینہ منورہ سناتے تھے + کہ حج میرا زیارتِ روضۂ جناب رسول
کریم ہے + اونپر ہر زمان وہر آن صلوات وتسلیمات خدائے قدیم ہے +
اور نماز پڑھنا میرا مسجدِ نبوی مین بالسرور + حج بیت اللہ سے افضل واکمل
ہے بالضرور + اور با وجود ثروت کثیرہ وحصول اموالِ فیرہ متوجہ نہین ہوتے
تھے طرف بیت اللہ العلام + اور قصدِ حج کعبہ نہین فرماتے تھے علی الدوام +
اور اکثر احوال ایسا بیانِ صریح فرماتے تھے + محبین حاذقین کو مژدہ جان بخش
سناتے تھے + کہ تحقیق قبر شریف جناب رسول کریم علیہ اطیب الصلوۃ والتسلیم
مین لاکلام + دو چیز مسعود موجود ہے نزدِ محققان آئمہ اسلام + ایک تو
لبِ لبابِ ارض کعبہ زکیہ + اور دوسرا سِر اسرار حضرتِ احدیہ + اور وہی
ہے سرِ حقیقتِ محمدیہ + اصلِ فیوض حضرتِ احمدیہ + وہی سرِ ساجد ومسجود
ہے + وہی حقیقتِ عابد ومعبود ہے + اوسی سے وجودِ ہمہ موجود ہے +
لابدا اوسی سے بقار ہر وجود ہے + اوسکی جود سے کعبہ حضرتِ ودود ہے +
اوسکی رحمت سے رحماتِ کعبہ محسوب ہے + اوسی سے تنزل رحمت صباح و
رواح ہے + اوسی سے حیاتِ ابد الابادِ ارواح ہے + اوسیکا شمۂ فیض عرشیات

علیہ وعلی آلہ واصحابہ الکرام + افضل الصلوات واکمل التسلیمات الی
مرور اللیالی والایام + اور وہ جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وقت
ہجرت مکہ معظمہ کو خطاب فرمایا کہ ای بلد امین + تو میرے نزدیک محبوب ترین
بلاد ہے بالیقین + اور ایک روایت مین مکہ خیر بلاد اللہ مذکور ہے + اور
احب ارض اللہ بھی مسطور ہے + تو اوسمین اسرار بسیار ہین + اہل سر پر آشکار
ہین + از انجملہ یہ کہ وہ قول پیش اظہار افضلیت مدینہ منورہ بوحی پروردگار
ہے + اور بعد اوس وقت کے اظہار افضلیت مذکورہ نہ مخالف اخبار و آثار ہے + کیونکہ
مکہ معظمہ کا ظہور احب ارض اللہ اوس وقت مین ہونا ثابت بلا انکار ہے + اور بعد اوسکے
اظہار احب ارض اللہ مدینہ منورہ کی شان مین مقصود کردگار ہے + اوس وقت مین
مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا مشہور ہوا + اور اسوقت مین مدینہ منورہ کا افضل ہونا
ہی مذکور ہوا + اوسوقت اوسی کی خیریت کا اشتہار ہوا + اور اسوقت مین اسی کی
افضلیت کا اظہار ہوا + اگرچہ علم الٰہی مین مدینہ منورہ ہی افضل بلاد اللہ تھا + اما اوس وقت
شہرت مین مکہ معظمہ ہی اجمل بلاد اللہ تھا + اوسوقت مین اوسیکا افضل ہونا بہر
خدا ضرور تھا + اور اسوقت مین اسیکا اجمل و اکمل ہونا برائے مصطفا منظور
تھا + نہ وہ اشتہار اس اظہار کو مانع ہے + نہ یہ اظہار اوس اشتہار کو سامع ہے +
ہر ایک اشتہار و اظہار اپنے وقت پر لامع ہے + پس کیونکر اس امر مین منکر اعتراض
کا طامع ہے + آیا نہین دیکھتا تو وہ فرمان واجب الاذعان پروردگار + جو قرآن
مجید فرقان حمید مین ایسا ہے نگار + جو بنی اسرائیل اور بی بی مریم کے حق مین
ہوا ہے آشکار + یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و انی فضلتکم علی العالمین

اور دائم ہراسان ولرزان ہوتے تھے مہجور رہئے قبر جناب رسول کریم سے +
اور ہمیشہ روتے تھے دور ہئے ہمسائگیئے نور قدیم سے + یہان تک کے دونو
چشمون سے ایسی دونہر اشک جاری ہوتی + کہ اوسنے آپکی ریش مبارک
سیراب ہوکر ایک لڑی موتیونکی زمین پر ساری ہوتی + اور اوس حالت سے
ایک ایسی حالت آپکے دل نورانی پر طاری ہوتی + کہ آپکی زبان فیض عنوان سے
ذکر شہادت حضرت عثمان علیہ الرضوان ایسا ظہور مین آتا + کہ دل محبین صادقین
اوسے نہایت وبغایت سرور مین آتا + اور وہ یہ ہے کہ حضرت عثمان ابن
عفان نے قبول کیا شہادت آپنے نفس کی بصد اختیار + اور نہ ترک کیا
شہر مدینہ باسکینہ کو بسبب حصول جوار سیّد مختار + اور حق سبحانہ تعالی شانہ
سے اسطور دعا مانگتے تھے لیل ونہار + کہ ہمکو شہادت نصیب کر تیرے لئے خالصًا
مخلصًا اے پروردگار + اور موت نصیب کر ہمکو تیرے حبیب کے ہمسائگی مین اے پرور
دگار + پس جبکہ امام مالک سے وعدہ کیا حق تعالی نے بالطف بسیار + کہ نہ
قبض کرینگے ہم روح پُر فتوح کو تیرے جسم طاہر سے زینہار + مگر قُرب حبیب خدا
علیہ الصلوۃ والثنا مین اے پروانۂ شمع انوار + تیرا اور تیرے حبیب کا اسی
مدینہ دل عشّاق کے نگینہ سے حشر کرینگے روز شمار + پس اسی وعدے
پر حق تعالی نے امام موصوف کو امر کیا کہ حجّ بیت اللہ ادا کرین ایک بار + پھر
حضرت امام مالک نے ایک مرتبہ حج بیت اللہ کیا حسب وعدہ ایزد غفّار +
اسے اللہ راضی ہوا اوس امام ہمام سے علی الدّوام + اور ہم گنہگارون
شرمسارون سے بالطف تام + طفیل وداد امام موصوف کے مع سیّد الانام +

لان فی فضل ابائهم فضلهم وقوله تعالیٰ وانی فضلتکم علی العالمین من عطف الخاص
علی العام للتشریف ای فضلت اباءکم علی عالمی زمانهم بما منحتهم من العلم والایمان
والعمل الصالح وجعلتهم انبیاء وملوکا مقسطین وهم اباؤهم الذین کانوا فی عصر
موسیٰ علیہ السلام وبعدہ قبل ان یغیروا وهذا کما قال فی حق مریم واصطفاک
علی نساء العالمین ای نساء زمانک فان خدیجة وعائشة وفاطمة رضی اللہ عنهن
افضل منها فلم یکن لهم فضل علی امة سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالیٰ
فی حقهم کنتم خیر امة اخرجت للناس فالاستغراق فی العالمین عرفی لا حقیقی
اے لبیبِ وفی وے اریبِ صفی سببِ افضلیتِ مدینہ منورہ حلولِ رسولِ مقبول
اوس شہرِ شریف مین بلا انکار ہے + اور موجبِ اجلیّت واکملیتِ مدینہ طیبہ
دوامِ قیام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اوس بلدِ منیف مین تا روزِ شمار ہے +
اور ظہورِ وفورِ نصرتِ دینِ متین اوس بلدِ حبیبِ ارحم الراحمین سے ازبسکہ
بسیار ہے + اور کثرتِ نزولِ احکامِ رب العالمین اور اکمل دین سید المرسلین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین بھی اوسی شہرِ شہیر اور بلدِ منیر سے آشکار ہے + اور وقت
ہجرت جملہ امورِ مذکور اوس شہرِ پُر نور مین مفقود ومعدوم تھے + اگرچہ علمِ الٰہی اور فراست
سید پناہی مین وہ ہمہ اسبابِ فضلیت موجود ومعلوم تھے + پس اوسوقت
مین مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا ہی مشہور تھا + اگرچہ حقیقت مین مدینہ منورہ کا
افضل بلاد اللہ ہونا ہی بالضرور تھا + پس وقتِ ہجرت مکہ مکرمہ کے حق مین
فرمانِ خیر بلاد اللہ مدینہ منورہ کی افضلیت کو مانع نہین + بہ سببِ فرمانِ مذکور
مکہ مکرمہ مدینہ معظمہ سے افضل ہوسکو عاقل ہرگز سامع نہین + کیونکہ بعدِ فرمانِ

یعنے اے بنی اسرائیل یاد کرو تم ہماری اُن نعمتون کو جو انعام کیا ہمنے تمہارے
آبا وَاجداد پر بالیقین + مثل انزال مَن وسَلوٰی اور تظلیل غمام + اور جاری کرنا
پانی دوازدہ چشمے کا ایک پتھر سے وادیئے تیہ مین لاکلام + اور سوا انکے دیگر عطیات
مرضیات واکرام + اور فضیلت دیا ہمنے تمارے آبا وَاجداد کو اے یہود + اوپر
اوس اہلِ عوالم کے جو اوسوقت مین تھے موجود + پس عالمین سے اونکے زمانے
کا اہل عوالم ہے معہود + نہ اہل عوالم مطلق تا روز پرسوز موعود + اور ایسا ہی
بی بی مریم کے حق مین یہ فرمانِ مُبین + وَاصْطَفَاكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ + یعنے
تیرے زمانے کی عورتون مین تو پسندیدہ ہے + اون سب پر تجھے فضیلت اور نسے
تو ہی برگزیدہ ہے + پس دونو عالمین مین استغراق عرفی معہود ہے + نہ استغراق
حقیقی مقصود ہے + یعنے تخصیص اونکے زمانے کی وہان مراد ہے + اور مراد مُطلق
زمانہ ہر دو جائے مین نا سدا د ہے + کیونکہ اُمّتِ محمدیّہ کو سائر اُمم پر فضیلت
آشکار ہے + چنانچہ کلام قدیم قرآن کریم مین یہ آیت پُر ہدایت نگار ہے + کہ کُنْتُمْ
خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ + اور ایسا ہی
اخبار وآثار واجماعِ اُمت سے روشن ہے اور اَظہر + اور بی بی مریم سے خدیجہ کُبریٰ افضل
علی الاطلاق ہین + اور بی بی مریم سے حضرت عائشہ صدیقہ اور فاطمہ زہرا افضل
بالاتفاق ہین + رضی اللہ عنہا وعن ابیہا + قال فی روح البیان + وغیرہ من
تفاسیر القرآن + یا بنی اسرائیل اذکروا ای اشکروا نعمتی التی انعمت بہا علیکم بانزال المن
والسلوی وتظلیل الغمام وتفجیر الماء من الحجر وغیرہا و ذکر النعم علی الاباء الزام الشکر
علی الابناء فانہم یشرفون بشرفہم ولذلک خاطبہم فقال تعالی فضلتکم ولم یقل فضلت اباءکم

یقول لا یقبض النبی الا فی احب الامکنۃ الیہ اور جو زمین محبوب سیّد مختار ہے + لاریب وہی زمین محبوب پروردگار ہے + کیونکہ حبّ خدائے عظیم تصدیق بر حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہے اون دونو محبوّن مین کمال اتحاد ہے + دوئی اور اتحاد مین تضاد ہے + پس دوئی دور کر وہی ایک مراد ہے + اوسی ایک مراد کی وداد سے دل شاد ہے + اوسی دل شاد پر سداد سے سبکی یاد ہے -

شعر

شد مراد ہر دو عالم اوست دوست
دوستی با دیگران بر بوئے اوست

اور مستدرک حاکم مین ایسا مسطور ہے + شرط صحیحین پر مذکور ہے + کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسطور کیا استدعا + پس حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے قبول کیا اوسکو بلا امترا + کہ ۲ اللھم انک اخرجتنی من احبّ البقاع ۲ الیّ فاسکنی فی احبّ البقاع الیک ای فی موضع تصیرہ کذالک فیجتمع فیہ الحبان + حبّ اللہ وحبّ حبیب الرحمٰن فظھر اجابۃ الدعوۃ وصیرورتھا احب مطلقا من ذالک الزمان حتی کان حبیب الملک الودود الحنان + یجرا شد ابتہ اذا راھا من حبھا فی الجنان + وماکان احب الی اللہ ورسولہ المختار + کیف لا یکون افضل عند اولی الابصار + ولھذا افترض اللہ العزیز العلام + علی حبیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام + الاقامۃ بھا الی ان یحشر من ذالک المقام + وحث ھو علی الاقتداء بہ سائر اھل الاسلام + فی سکناھا والموت بھا الی یوم القیام + ھذا ما اتفق علیہ الائمۃ الاعلام + لاجماع الصحابۃ علی افضلیۃ دار السلام + علی مکۃ المکرمۃ

مسطور جناب حبیبِ غفور نے مدینہ منورہ مین حلول پُر نور فرمایا + اور دوام قیام سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے تا یوم القیام اوسی شہر مین ظہور پایا + اور حصولِ خیراتِ کثیرہ اور وصولِ برکات وغیرہ اور اعلا مراتبِ دینیہ اور اسنے مآربِ دنیویّہ نے مدینہ پُر سکینہ مین چہرہ دکھلایا + اور طولِ اقامتِ ذاتِ سیّد الکائنات علیہ اطیب الصّلوٰۃ والتسلیمات جو معدنِ جمیع فضائل و شمائل اظہر من الشمس ہے اوسی شہر سے ہویدا ہے + اور سبہ اقسامِ فضلیّتِ دینیہ اور جملہ انواعِ خیریّتِ دنیویّہ کا مرجع جو وہی ذات قدسی صفات آبیَن مِنَ الامس ہے وہ سب مثلِ پروانہ اوسی شمع پر شیدا ہے + اور جب وقتِ معہود سے افضلیّتِ مقصود نے اوس شہرِ محمود کے لیئے جلوہ موعود دکھلایا + تب جناب رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے برکت و محبت اور خیر و مودت مکہ معظمہ سے اکثر واوفر مدینہ منورہ کے لیئے استدعا فرمایا + کہ اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ بل اشدّ اور اِس دعوت نے لاریب نزدِ خدائے جلّ جلالہ وعمّ نوالہٗ خلعتِ قبولیّت پایا لہذا حدیثِ نفیس مین جناب رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم سے ایسا بیان صدق عنوان آیا + کہ ما علی الارض بقعۃ احبُّ الیّ من ان یکون قبری بھا منھا اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے + اور حضرت سیدنا ابو بکر الصدیق سے بھی مسطور ہے + اور یہی اصل اجماع تفضیلِ مدینہ منورہ بالضرور ہے + کہ لیس فی الارض بقعۃ اکرم علی اللہ من بقعۃ قبض فیھا نفس نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم + اور ابو یعلی اپنی اسناد سے ایسی روایت لایا ہے + کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہو + اوس وصول مراد سے میرا دل نہایت شاد ہو + ۵

ہوا فرمانِ ایزد جب ہویدا
کہ اے محبوبِ دلہا تجھپہ شیدا

تو کر مکّے سے ہجرت اب ہمو دار
کہ ہون خلقت مین ظاہر اوسّے اسرار

رہین خواری و ذلّت مین یہ کفّار
کرین تجھپر فدا دل جملہ انصار

خدایا تب ہوا مین رخت بردار
زسوزِ دل بعزمِ ہجرت دار

تو لدگاہ میرا ہے جو پُرنور
دلِ خلقِ عوالِم جسّے مسرور

ہوا رحمت کا چشمہ جس سے فوّار
ہوئے اوسپر ملائک بسکہ دوّار

جو ہے مکّے مین کعبہ تیرا خانہ
وہ طیرِ دل کا دائم آشیانہ

سماعیلی خلیلی وہ بنا ہے
جلیلی ذات کی اوسپر ثنا ہے

جو بندے خاص تیرے تجھپہ قُربان
وہ طائف اونکا دائم بادل و جان

وہ لابد مجھپہ دائم بسکہ شیدا
تیرے انوار اوس گھر سے ہویدا

وہ ہے بلدِ امینِ آمنہ جب
تو ہے وہ آمنًا لاریب یارب

جو وہ بلدِ امین دلپر نگین ہے
تو وہ محبوبتر بس نازنین ہے

جدائی اوسکی مجھپر ناگوارا
ولے اوسّے کیا ہجرت خدارا

وہ ہے نزدیک میرے بسکہ محبوب
وہ محبوبِ ترین ہے بسکہ مرغوب

جو ہو نزدیک تیرے ایخداوند
ہمہ شہرون سے افضل شہر دلبند

وہ ہو خیرِ بلاد اللہ خدایا
احبُّ الأرضِ حق نزدِ برایا

وہ ہو محبوبتر چون شمع پیدا
تو دلہا اوسپہ چون پروانہ شیدا

وہ ہووے جامعِ حُبّین لاریب
وہ سب شہرون سے افضل ہو بلاعیب

ایہا المومنون الفہام + ولا عبرۃ بما یخرصہ الضریر الطغام + اللہم امتنا علی ذالک
الاعتقاد التام ہذا من التعبیر و التحریر واللہ یہدی بہ البصیر + ملخص
چارون احادیثِ مذکورہ کا جو تعبیر سے ہوئین ہین نگار + یہ ہے کہ دعا کیا
جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ اے پروردگار + محبوب کر
ہمارے نزدیک مدینۂ مکرمہ کو باصد عز و وقار + جیسا کہ محبوب ہے ہمارے
نزدیک مکہ معظمہ بلکہ اوس سے نہایت بسیار + پس حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے
دعائے مذکور کو قبول فرمایا + اور محبوبیّت و فضلیّت مدینہ منورہ کی
اظہار مین لایا + تو مدینہ باسکینہ محبوب ترین بلاد اللہ ہوا نزد سید الانام
صلی اللہ وسلم علیہ وعلیٰ آلہ البررۃ الکرام + یہانتک کہ مدینہ رحمتِ خزینہ
کی فضلیّت کا آپنے اِسطور کیا اشتہار + کہ روئے زمین پر اوس شہر
سے کوئی جائے میرے نزدیک محبوبتر نہین زینہار + اور نہ محبوبتر ہے
اوس سے کوئی جائے نزدِ پروردگار + کہ جس شہر مین میری قبر ہو بفرمانِ
ایزدِ غفّار + اور اِسطور بھی دعا کیا رسول مقبول نے علیہ الصلوٰۃ والسلام
کہ اوس شہر سے ہجرت کیا مینے تیرے امر سے اے ملکِ علّام + جو تمام
شہرون سے محبوبتر تھا میرے نزدیک لاکلام + اب سکونت دے تو
مجکو اوس شہر مین جو محبوبتر ہے تیرے نزدیک علی الدّوام + یعنے ایسے
شہر مین جو تیرے اور میرے نزدیک محبوب ترین سائر بلاد ہو + جامع
حُبّینِ حبیبین و معدنِ وداد ہو + جسسے میری اُمت عالی ہمّت کو دین و دنیا
کا حصول سداد ہو + وہ حصولِ وداد کہ جسسے دارین کا ہمہ وصول مراد

وابن ابی الدنیا عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ الاکبر قال العلامہ والحبر الفہامہ محمد بن الزرقانی فی شرح المواہب للقسطلانی علیہم الرضوان الصمدانی و فائدۃ البشری بموتہ علی الاسلام واضافۃ الشفاعۃ الی ذاتہ الشریفۃ لافادۃ انہا عظیمۃ اذ ہی تعظم بعظم الشافع ولا اعظم منہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا اعظم من شفاعتہ کما صرح بہ العلماء الاعلام کالسبکی وغیرہ رحمہم اللہ العلام

من زار قبر محمد	نال الشفاعۃ فی غد
باللہ کرر ذکرہ	وحدیثہ یا منشد
وجعل صلاتک دائما	جہرا علیہ تہتدی
فہو الرسول المصطفی	ذو الجود والکف الندی
وہو المشفع فی الوری	من ہول یوم الموعد
والحوض مخصوص بہ	فی الحشر عذب المورد

صلی علیہ ربنا
ما لاح نجم الفرقد

کیا مقبول حق نے اوس دعا کو	کیا مبذول احمد پر عطا کو
ہوا فرمان حق یا نور نوری	دل خلقت ہوا جس سے سروری
وہ ہے شہر مدینہ باسکینہ	وہ ہے لاریب رحمت کا خزینہ
کرون مین اوس سے نصرت کا دفینہ	عیان اونپر جو ہین گرمرآئینہ
کرون مین فتح مکہ جو تمتینہ	مدینے سے جو ہے از بس رصینہ
جو آوین زائرین اہل سفینہ	مدینے مین وہ ہون باشرح سینہ

وہ ہو محبوب تر نزدیکِ غفار ‎ ہمہ شہرون سے اجمل در ہمہ کار

وہ ہو محبوب تر نزدیک احمد ‎ ہمہ شہرون سے اکمل اور امجد

تو دے اوسمین سکونت مجکو دائم ‎ دل و جان سے رہون مین اوسمین قائم

حیاتِ دنیوی اوسمین رہے شاد ‎ کہ نصر اللہ سے ہووے دین آباد

کرون مین فتح اوس بلدِ امین کو ‎ تو ہو حاصل ترقی میرے دین کو

تو لدگاہ میرا جسمین پُر نور ‎ وہ دین اللہ سے دائم ہووے مسرور

کرون مین پاک کعبہ مشرکین سے ‎ وہ ہو آباد دائم مُومنین سے

طوافِ خاص بندون سے وہ مسرور ‎ وہ انکے ذکر سے معمور و پُر نور

خدایا جو کہ اسرارِ نہانی ‎ عیان تجپر تو ہی یکتائے جانی

جو درد و سوز اُمت کا جان مین ‎ عیان تجپر نہ ظاہر ہو بیان مین

اگر بخشین تو اونکو تیرے لایق ‎ کہ ہے رحمت غضب پر بسکہ فائق

مُلوّث جبکہ آوین وہ گنہگار ‎ تو مغفور ین جاوین بادلِ زار

وہ جاوین چشم گریان سینہ بریان ‎ وہ ایمان سے نہون زنہار عریان

وہ تیرے پاس با ایمان آوین ‎ وہ تیری دید سے پھر دید پاوین

کہ وہ میری شفاعت کے سزاوار ‎ تو ایمان پر وہ گذرین جملہ زوّار

خیُوری بھی طفیلِ جملہ زوّار
رہے دیدارِ احمد سے وہ سرشار

قال نبیّنا علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام من زار قبری و وجبت لہ شفاعتی وفی روایۃ حلت لہ شفاعتی رواہ الدار قطنی وابو الشیخ

وہ کعبِ کعبہ ہین زمین پر — وہی عرشِ متین عرش برین پر
وہی اصلِ فضیلت سب سے افضل — وہی نورِ خدا ہے سب سے اجمل
مدینہ جبکہ جارِ مصطفا ہے — تو مکّے سے وہ افضل برملا ہے
ہوئی جب جلد مصحف جارِ قرآن — تو اوسکو ہے شرافت ایسّے ہر آن
نہ مس اوسکو کرے اِلّا مطہر — جو ہو غسل و وضو سے پاک اَظہر
کہ ہے تعظیم اوسکی عزّتِ قرآن — وہ حرمت مین برابر مثلِ فرقان
ہوئی جب جلد کو تعظیم حاصل — جوارِ مصحفی سے نزدِ واصل
تو مکے سے مدینہ کیون نہ افضل — جوارِ مصطفا سے نزد اکمل

گلستان مین یہ غنچہ ہے شگفتہ
نہ طفلون پر خیبری وہ نہفتہ

گلِ خشبوئے در حمّام روزے — رسید از دستِ محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دلاویزِ تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم — ولیکن مدّتے با گل نشستم
جمالِ ہمنشین در من اثر کرد — وگرنہ من ہما خاکم کہ ہستم
ہوئی کعبے سے مکے کو شرافت — ملی کعبے کو احمد سے لطافت
شرافت بھی لطافت اونکو لاریب — ملی احمد سے بے نقصان و بے عیب
تو جو اصلِ شرافت کا ہوا جار — وہی اشرف وہی الطف ازان دار
وہ دارِ پادشاہِ دو جہان ہے — جہان جنکے قدم سے بانشان ہے
وہ دارِ نورِ ایمان باامان ہے — امانِ ایمان اوسی سے در جہان ہے

جو ہے تیری شفاعت بس رزینہ
تو ہو وین زائرین اوسے ثمینہ

جو ہے دربار تیرا بس ترکینہ
کہ جسکا عرش ادنیٰ ایک زینہ

مشرّف اوسّے ہو عین اینہ
کہ ہے دلپر محبت کا نگینہ

نہ مانے اِسکو جو ارذل کمینہ
ہوا پیدا وہ از نطفۂ لعینہ

وہ ہو نارِ جہنم مین رہینہ
کہ از ابنِ مغیرہ وہ قرینہ

خیوری جسکا ہے نفسِ سمینہ
توکب مانے وہ کلماتِ مبینہ

محبّتو کیا دلیلون سے سروکار
طلب اونکی ذلیلون کو سزاوار

حبیبی کا ہوا اسکن جہان پر
وہی محبوب تر باللہِ اکبر

منزّہ ہے خدا اگرچہ مکان سے
زمان سے وہ قدیمی بھی نشان ہے

ولے میرا خدا ہے در مدینہ
دلِ انگشتری پر چون نگینہ

خدا کا اِستوا عرشِ برین پر
مدینے کا ہوا فرشِ زمین پر

نہین بلکہ اوسیکا اِستوا ہے
وہی دونو پہ بھی غالب سدا ہے

قدمبوسی سے یہ فرشِ زمین ہے
تصدّق نعل پر عرشِ برین ہے

مدینے مین جو لولاکی امین ہے
وختم الانبیا و مرسلین ہے

وہی اصلِ وجودِ جملہ عالم
وہ اُمّی اُمّ اصلِ روحِ آدم

نہین بلکہ وہی روحِ الٰہ ہے
وہ روحِ روحِ خلقت کی پناہی

محمدؐ سے خدا پیدا ہوا ہے
تو احمد پر خدا شیدا ہوا ہے

نہوتے وہ اگر پیدا زمین پر
توکب ہوتا خدا عرشِ برین پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیانِ فضائلِ مدینہ جنابِ رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰت واکمل التسلیم

قال فی منهل الصفا والخصائص الکبریٰ وغیرهما فی دیر الکملاء ان من خصائص بلد الرسول معدن الوداد والقبول ان لایموت فیه احد من الامّة الا علی الایمان بشرط کونه من اهل السنة لشرف جوار حبیب الرحمٰن وقرب مزار طبیب العصیان علیه اطیب الصلوٰة والسلام وعلیٰ اٰله واصحابه الکرام واتفق علی تلک الخاصة ائمة المحدثین الاعلام وحضرات اصحاب الکشف الصحیح التام وما انکرها احد من الحضرات العظام اللهم ارزقنا قرب مزاره الکریم واکرمنا بشرف جواره العظیم بجاه حبیبک صاحب الخلق العظیم علیه افضل الصلوات واکمل التسلیم یعنی منهل الصفا اور خصائصِ کبریٰ مین مذکور ہے اور انکے سوا دیگر کتب کاملین مین بھی مسطور ہے کہ خصائصِ مدینہ منورہ یہ امر متحقق بالضرور ہے کہ نہین مرتا اوس شہر مین کوئی شخص جو اہلِ سنت بے فتور ہے مگر ساتھ سلامتیِ ایمان کے جو سرمایۂ دولت موفور ہے اور یہ نعمتِ عظمیٰ اور عطیۂ کبریٰ بہ سببِ شرافتِ ہمسائگیِ جناب

وہ در جسم جہان چون دل ہویدا — تو اہلِ دل ہمہ اوسپر ہین شیدا

مدینہ مسکنِ نور خدا ہے — خدا پر جو فدا اوسپر فدا ہے

وہی نور زمین و آسمان ہے — وہی یکتا حبیبِ لامکان ہے

اساسِ قبہ جملہ عوالم — وہی یکتا وہی اصل اوادِم

وہی فاتح وہی خاتم بلاریب — وہ شرکت سے منزہ ہے بلاعیب

دُرِ صلوات و تسلیمات ایزد — تصدق یاد ہر نورِ محمّد

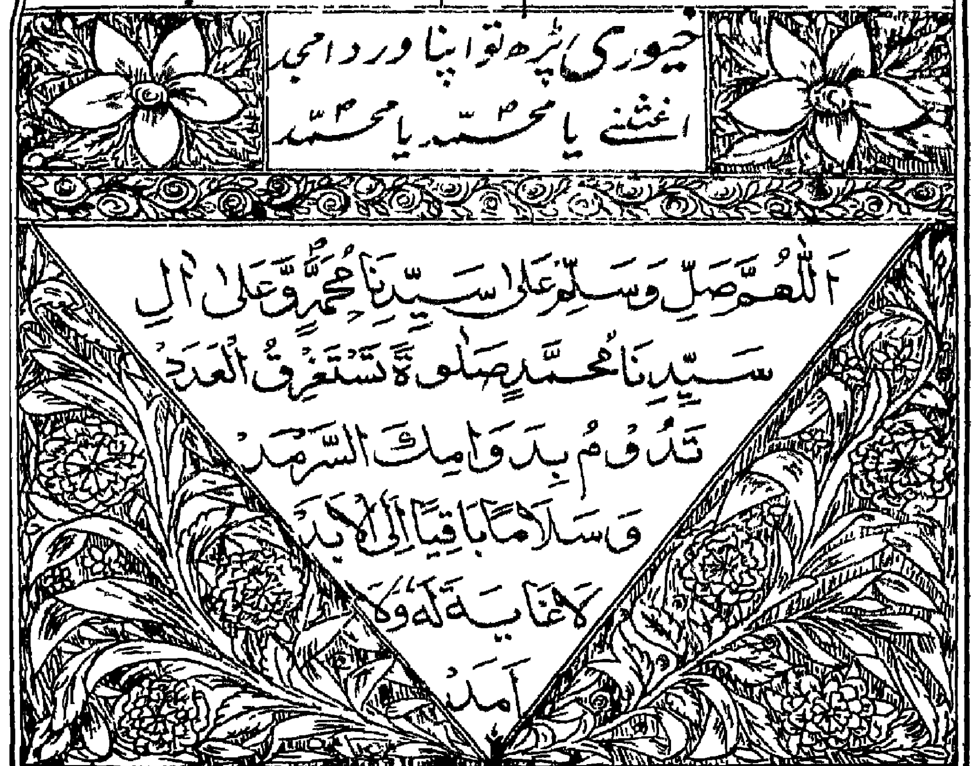
سبھی اونکی آل پر جو چون سفینہ — دگر اونپر جو ہین اہل مدینہ

صحابہ اور ازواجِ نبی پر — نجومِ زین جو ہین وہ جملہ رہبر

نثارِ جملہ اشعارِ خلائق — نثارِ جملہ اسرارِ حقائق

الی ابد الابد ہر لحظہ ہر آن — منوّر نور بخشے چون زبرقان

خیوری پڑھ تو اپنا وردِ امجد
اغثنی یا محمّد یا محمّد



یعنے فرمایا جناب رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے آشکار + کہ تحقیق شہر مدینا
میری ہجرت گاہ ہے بفرمان پروردگار + اور اوسی شہر مین میرا بستر اقامت ہے
تا روز شمار + مراد اس بستر استراحت سے قبر شریف ہے بلا انکار + اور اوسی
شہر سے میری جائے برآمد ہے باملائکہ ستر ہزار + یعنے روضۂ مطہرہ سے قیامت
کے روز میرا حشر کریگا پروردگار + سب انبیائے عظام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام
کے پہلے باصد عزّ و وقار + پس لازم ہے میری اُمت پہ حفاظت میرے ہمسایو نکی
لیل ونہار + یعنے ہر طور سے اونکے خیر خواہ ہوں سارے مومنان سعادت شعار
اور اونکی تعظیم وتکریم مین حسب مقدور بصدق دل ہین خدمت گذار + تو
قیامت کے روز مین اونکی شفاعت کرونگا نزد ایزد غفار + اور جس شخص نے ضائع
کیا اوس میری وصیت کو جو بالا ہوئی ہے نگار + تو پلاویگا اوسکو حق تعالیٰ اوس
حوض خبال سے کہ جسکا پانی ہے ریم اہل نار + یہ حدیث کتاب خلاصۃ الوفا مین
مسطور ہے + بروایت خارجہ بن زید مذکور ہے + اور وہ کتاب سیدنا علامہ
سمہودی کی مشہور ہے + اور فرمایا جناب رسول کریم + علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے
اے فہیم + کہ نہ ارادہ کریگا بدی کا اہل مدینہ سے کوئی بدکار + مگر کہ گلا دیگا اوسکو
حق تعالیٰ فی النّار + مثل گلنے رانگے کے آگ مین اے ہوشیار + یہ حدیث
شریف صحیح مسلم مین مرقوم ہے + اور اسی کتاب و روایت سے یہ حدیث بھی تحقیق
معلوم ہے + کہ جو شخص اہل مدینہ سے ارادہ بدی کا کرے کسی طور + تو گلا دیگا اوسکو
حق تعالیٰ جیسا کہ نمک گلتا ہے پانی مین فی الفور + اور روایت کیا ابن زبالہ نے
سعید بن مسیب سے بالیقین + علیہم رضوان اللہ المتین + کہ جناب رسول کریم

رسولِ کریم ہے + قُربِ مزارِ سیّدِ مختار سے یہ چشمۂ فیضِ عمیم ہے + اس خاصہ
پر متفق ہوئے ہین ائمہ محدثینِ کرام + اور اسیطور متفق ہین اوسپر حضراتِ
اولیائے عظام + اور کوئی بزرگ خاصہ مذکورہ کا منکر نہین ہوا زینہار + کیونکہ
لاریب وہ متحقق ہے عند اولی الابصار + اے اللہ نصیب کر ہمکو قُربِ مزارِ صاحبِ خلقِ
عظیم + اور مشرف کر ہمکو جوارِ سیدِ مختار سے اے خدائے قدیم + علیہ اطیب الصّلوٰۃ
وازکی التسلیم قال نبینا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام وعلی الہ واصحابہ البررۃ الکرام
ان المدینۃ مہاجری وفیھا مضجعی ومنھا مخرجی حق علی امتی حفظ جیرانی فیھا
من حفظ وصیتی کنت لہ شفیعًا یوم القیامۃ ومن ضیعھا اورد ہ اللہ حوض الخبال
قیل ما حوض الخبال یا رسول اللہ قال حوض من صدید اھل النار رواہ العلامۃ
السمہودی فی خلاصۃ الوفاء بروایۃ خارجۃ بن زید رضی اللہ عنھما وقال نبینا
وشفیعنا الاکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یرید احد اھل المدینۃ بسوء
الا اذابہ اللہ فی النار ذوب الرصاص وفی روایۃ کما یذوب الملح فی الماء
رواہ مسلم رضی اللہ عنہ وروی ابن زبالۃ عن سعید بن المسیّب ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع یدیہ وقال اللّٰھم من ارادنی و
اھل بلدی بسوء فعجّل ھلاکہ وروی الطبرانی فی الکبیر علیہ رضوان
اللہ القدیر من اذی اھل المدینۃ اذاہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس
اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل وقال علیہ الصّلوٰۃ والسّلام وعلی
آلہ واصحابہ الکرام اوّل من اشفع لہ من امتی اھل المدینۃ ثم اھل مکۃ ثم
اھل الطائف رواہ العلامۃ السمہودی فی خلاصۃ الوفاء رضی اللہ عنہ

لكن ساهدي من جميل تحيتي	لقطين تلك الدار والحجرات
ازكى من المسك المفتق نفحة	يغشاه بالآصال والبكرات

ونخصه بزواكي الصلوات
ونوامي التسليم والبركات

بيانِ فضائلِ بلدِ الله الامين مولدِ حبيبِ ربِّ العالمين صلى الله وسلم عليه وآله اجمعين

روى القرشي في مناسكه لاهل الحب في مسالكه عن وهب بن منبه اللبيب عليه رضوان الله المجيب ان الله تعالى يقول من امن اهل الحرم استوجب بذلك اماني ومن اخافهم فقد خفرني ولكل ملك حيازة مما حواليه وبطن مكة حوزتي التي اخترت لنفسي ان الله ذو بكة اهلها خيرتي وجيران بيتي وعمارها وفدي واضيافي وفي كنفي واماني ضامنون علي وفي ذمتي وجواري

شعر

وقل بلسان عرفك يا خليلي	اذا شاهدت في المعنى سماها
وها انا جار بيتك يا رجائي	وبالاحسان جملك عراها
وللجيران والضيفان حق	على الجار الكريم اذا دعاها
اليك شفيعنا الهادي المفدى	ومن قد حل جهرا في حماها

عليه من المهيمن كل وقت

نے دونو دست مبارک اوٹھایا + اور بطور دعا زبان فیض عنوان سے فرمایا +
کہ جو شخص ارادہ بدی کا کرے مجھے اور اہل مدینہ میرے شہر سے اسے پروردگار
تو جلدی ہلاک کر تو اوسکو اور نہایت ذلیل و خوار + اور بطور بھی فرمانِ
رسول کریم ہے + اونپر صلوۃ و سلام ربِ رحیم ہے + کہ جو شخص اذیت دے اہلِ
مدینہ کو کسی طور + تو لابد اذیت دے اوسکو حق تعالیٰ فی الفور + اور اوسپر لعنتِ
خدا اور فرشتون اور تمام آدمیون کی نثار ہو + فرض اور نفل اوسکا مقبول
نہین وہ مردود پروردگار ہو + یہ حدیث معجم کبیر طبرانی مین مسطور ہے +
رضوانِ ایزد منان اونپر موفور ہے + اور یہ بھی فرمان سید انس و جان آشکار
ہے + درود ربِ ودود اونپر دائم نثار ہے + کہ اول شفاعت کرونگا مین اہل
مدینہ کی لاکلام + کہ وہ میرے ہمسایہ ہین حالتِ رنج و راحت مین علی الدوام
پھر شفاعت کرونگا مین اہلِ مکہ معظمہ کی بالضرور + کہ وہ ہین ہمسائگانِ مالکِ
یوم النشور + پھر شفاعت کرونگا مین اہل طائف کی نزدِ ایزدِ حنّان + کہ وہ
ہین میرے بھائی عبداللہ بن عباس کے ہمسایگان + یہ حدیث خلاصۃ الوفا
مین مسطور ہے + اور دیگر کتب معتبرہ مین بھی مذکور ہے + ولله الملك

الغفار درما فی هذه الاشعار

یا دار خیر المرسلین ومن به — هدی الانام وخص بالآیات
عندی لاجلک لوعة وصبابة — وتشوق متوقد الجمرات
ولاعفرن مصون شیبی بینها — من کثرة التقبیل والرشفات
لولا العوادی والاعادی زرتها — ابدا ولو سحبا علی الوجنات

برگزیدہ ہے + مظہر نزولِ رحمت و اسرار ہے + منظر حلول عنایت و انوار ہے + مین ہون صاحب بکہ معبودیت میری شان ہے + ہر ایک اہلِ مکہ میرے گھر کا ہمسایہ پسندیدۂ دوجہان ہے + جو اشخاص معمّرانِ مکۂ معظمہ دیندار ہین + وہ میرے نزدیک مثلِ ایلچیانِ کبار ہین + وہ میرے جہان خوش عنوان با وقار ہین + وہ میری حفاظت و حمایت مین لیل و نہار ہین + وہ میرے امن و امان مین شکر گذار ہین + وہ میرے ہمسائی رحمت مین سمائے قربت مین سرشار ہین +

وہ ہمسائگانِ خدا بالیقین	وہ امن و حفاظت مین ہین بالیقین
نہ غالب ہوئے اونپہ ہرگز شہان	مگر مصطفا کے شہ دوجہان
وہ ہین شہر اینہ مین اہلِ جلال	وہ ہین کعبِ کعبہ سے اہلِ کمال
سماعیل سے تا بروز شمار	نہ مامورِ حکم رُسل وہ کبار
سوا حکمِ احمد شہِ مرسلان	حبیبِ خدا شافعِ اُمتان
جو بلدِ امین کے خصائص ہین ام	جو اہلِ حرم کے نفائس تمام
وہ ہین بحرِ زخّار بس بیکنار	وہ اس مختصر مین نہون آشکار

خیوری یہی قول ہے پُر جمال
وہ دارِ خدا مین خدائے جلال

تشویقِ طبرانی مین مسطور ہے + کہ حدیثِ مرفوع مین اسطور مذکور ہے + کہ تحقیق اہلِ زمین کیطرف ہر شب دیکھتا ہے پروردگار + پس پہلے جنکو دیکھتا ہے نظرِ رحمت سے وہ ہین اہلِ حرم پُر انوار + پس بخشے

وروی الطبرانی فی التشویق رحمہ اللہ بلطفہ العتیق حدیثاً مرفوعاً
بان اللہ تعالیٰ ینظر کل لیلۃ الی اہل الارض فاوّل من ینظر الیہم بالرحمۃ
اہل الحرم فمن راٰہ طائفاً غفر لہ ومن راٰہ مصلیاً غفر لہ ومن راٰہ جالساً
مستقبل الکعبۃ غفر لہ فتقول الملائکۃ واللہ اعلم بذلک ربنا لم
یبق الا النائمون فیقول اللہ تبارک وتعالیٰ والنائمون حول بیتی الحقوہم
بہم وروی الطبرانی فی الکبیر وغیرہ من زبر التحاریر عن ابن عباس علیہم
رضوان اللہ ملک الناس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل
علی ہذا البیت کل یوم مائۃ وعشرون رحمۃ ستون للطائفین واربعون
للمصلین وعشرون للناظرین یعنی وہب بن منبہ سے مناسک علامہ قرشی
مین مسطور ہے + کہ اسطور فرمان حضرت ملک منّان باللطف واحسان پُرنور
ہے کہ جو شخص اہل مکہ معظمہ کو رکھے باامن وامان + یعنی کسیطور اونکو کچھ اذیت
نہ دے کوئی اہل ایمان + تو لابد اوسکے لیئے واجب ہو میرا امن بیکران + وہ
میری نگہبانی مین لاریب داخل ہو + اور ہر طور وہ میری حفاظت سے
واصل ہو + اور جس شخص نے اہل مکہ مکرمہ کو خائف کیا اور بے امن و امان
تو تحقیق اوسنے حقارت کیا میری ذمہ داری کی بیگمان + اور واسطے
ہر ایک پادشاہ کے خاص ایک جائے انتظام ہے + حصول مرادات رعایا
کا وہی مقام ہے + وہی دار السلطنت مرجع خاص و عام ہے + اور وسط
مکہ معظمہ جو ایک جائے مختار و پسندیدہ ہے + وہی میرے لیئے خاص مقام

روی الترمذی عن سلمان علیہما الرضوان انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان لا تبغضنی یاسلمان فتفارق دینک قال کیف ابغضک وبک
ھدانا اللہ تعالی قال ان تبغض العرب فتبغضنی وروی ابن عساکر عن جابر
علیہم رضوان اللہ القادر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب
من الایمان وبغضہم کفر وروی الحاکم فی مستدرکہ عن انس رضی اللہ
عنہما انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب ایمان وبغضہم
نفاق وروی الطبرانی فی الاوسط مرفوعاً حب قریش ایمان وبغضہم کفر
وحب الانصار من الایمان وبغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن
ابغضہم فقد ابغضنی وروی البیہقی فی دلائلہ عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ
الاکبر مرفوعاً من احب العرب فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم
یعنی صاحب جامع ترمذی حضرت سلمان فارسی سے روایت لاتے ہین کہ جناب رسول کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایسا فرماتے ہین کہ نہ مبغوض جان تو مجکو ای سلمان والا مفارقت
کرے تو تیرے دین سے بیگمان تب عرض کیا حضرت سلمان نے کہ اے سید انس وجان
کیونکر بغض رکھون مین آپکی ذات سے جو ہے نور بخش ایمان پس فرمایا آپ نے کہ اگر
بغض رکھے تو عربون سے اے ذی شعور تو بغض رکھا تو نے مجسے بالضرور
اور یہ بھی فرمان جناب سید الانام ہے درود رب ودود اونپر علی الدوام
ہے کہ محبت حضرات عرب کی لاریب موجب ایمان ہے اور بغض رکھنا
اونسے کفر ونفاق بیگمان ہے یہ حدیث تاریخ ابن عساکر ومستدرک
حاکم مین مسطور ہے بروایت حضرت جابر وانس بن مالک مذکور ہے

جاتے ہین نمازی اور طائفین + اور وہ لوگ جو مستقبل کعبہ ہون جالسین + پس عرض کرتے ہین فرشتے کہ ای خالقِ آسمان و زمین + کیا حکم ہے اونکا جو باقی ہین نائمین + پس فرماتا ہے ارحم الراحمین + کہ بخشا مینے اونکو جو گردِ کعبہ ہین نائمین + یہ سوتے بھی اون جاگتون سے ہوئے ملحقین + اہل مکہ سوتے اور جاگتے دونو ہین مغفورین + اور یہ حدیث بھی معجم کبیر طبرانی مین مسطور ہے کہ بطور فرمانِ حبیبِ ربِّ غفور ہے + کہ ہر روز ایک سو بیس رحمت پروردگار کعبہ شریفہ پر ہوتی ہے نثار + اونمین سے ساٹھ رحمت اونکے لیئے جو طائفین ہین + اور چالیس اونکے لیئے جو نمازِ نفلی پر قائمین ہین + اور بیس اونکے لیئے جو خانہ کعبہ کے ناظرین ہین + یعنی نہ وہ طواف کرین نہ بطور نفل مصلین ہین + اپنے کار و بار لین دین مین مشغولین ہین + ساکنانِ کوچہ و بازار ہین + محض دیدِ خانہ کعبہ سے حظ بردار ہین + تو بیس رحمت سے ہر روز وہ بھی سرشار ہین + وَلِلّٰهِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ دَرُّ مَا فِي هٰذَا الْكَلَامِ

طوبیٰ لمن طاف بالبیت العتیق وقد	لجا الی اللہ فی سرٍّ و اجهار
و نال بالسعی کل القصد حین سعیٰ	و طاف جهرًا بارکان و استار
ذاک السعید الذی قد نال منزلةً	علیاء فی دهره من کل اوطار
و کل من طاف بالبیت العتیق غدًا	بین الوریٰ معتقًا حقًّا من النار

بیانِ خوش تبیان + کہ حبِّ عرب موجبِ ایمان + اور بغض اونکا موجبِ خسران

عن حکم الجناس ولو جاد أو لا یزول عنه شرف مساکنه فی الدار کیف
ماداریل یرجی ان یختم له بالحسنی و یمنح بقرب الصورة والمعنی و اعتبر
من صواب جواب المجنون * لاهل الاوهام والظنون *

رأی المجنون فی البیداء کلباً	فمد له من الاحسان ذیلا
فلاموه علی ما کان منه	وقالوا لم مسحت الکلب نیلا
فقال دع الملامة ان عینی	رأته مرة فی حی لیلا

فملخص الکلام فی هذا المرام یہ کہ محبت قریش و انصار * اور سائر
ترجمہ مقولہ مؤلف
عرب ذوی الاقتدار * موقوف نہین صلاحیّتِ اعمال پر * اور معہود
نہین فلاحیتِ احوال پر * کیونکہ تخصیص محبتِ عرب و قریش و انصار
اور خصوصیتِ مودتِ اہلِ حرمین شریفین بلا انکار * اخبار صحیحہ اور آثار
ملیحہ سے ثابت ہے عند اولی الابصار * اور حق ہمسایہ بلا قید صلاحیت
اعمال اور بغیر عہد فلاحیت احوال حدیث مین مذکور ہے * چنانچہ مواہب
لدنیہ اور خلاصة الوفا مین مسطور ہے * کہ مسطور ہے فرمان صدق عنوان
جناب سید مختار * کہ مازال جبریل یوصینی بالجار ولو بخص جار ادون
جار یعنی ہمیشہ نصیحت کرتا ہے مجکو جبریل بامر پروردگار * حق ہمسایہ
سے مطلقاً بلا صلاحیت و فلاحیتِ کردار * خواہ ہمسایہ نیک اعمال
ہو خواہ بد اطوار * بہر طور حق ہمسایہ از جہتِ ہمسائگی ثابت ہے
بلا انکار * اور محبت صالحین کی علی العموم شرعاً مامور ہے * اور اعزاز
و اکرام اونکا عموماً لازم بلا فتور ہے * پھر قید صلاحیت کی محبت عرب و

اور یہ بھی فرمان حضرتِ حبیب الرحمان ہے + کہ محبت قریش و انصار کی
لاریب علامتِ ایمان ہے + اور بغض رکھنا اونسے لابد موجبِ کفر و خسران
ہے + محبت رکھنا اونسے عین محبت میری ہے بلا انکار + اور بغض رکھنا
اونسے عین بغض مجھسے ہے آشکار + یہ حدیث اوسط طبرانی مین مسطور ہے +
اور دلائل بیہقی مین بھی مذکور ہے + یقول المولف المسکین انا فہ اللہ
رحیق المحبین + ان حبہم لیس بموقوف علی کونہم صالحین + وما ہو مشروط
علی بعدہم عن الطالحین + بل ہو مقصود بلا قید الصلاحیۃ فی اعمالہم +
ومعہود بغیر الفلاحیۃ فی احوالہم + نعم ہذا بشرط بقاء الایمان + والاجتنا
عن مذاہب الخسران + کالرفضیۃ والاعتزالیۃ + والوہابیۃ والخارجیۃ
لاسیما حبّ سکان الحرمین الشریفین + زاد اللہ شرفہما فی الدارین + فاہل
مکۃ جیران رب المشرقین + لہم الضمان والامان الراسخین + واما اہل
مدینۃ الاسلام + قبّۃ دار السلام + قریۃ الانصار + خیر الامصار +
مقر القبول حرم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم + وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم
فہم فی کنف جوار الحبیب + لہم من قربہ اوفر النصیب + فعظّم اہل الحرمین
وفخّم سکّان البلدین + وقد عرفت فضلہم بحق القرب فی الجوار + وعظۃ
الاساءۃ لا یسلب عنہم اسم الجار + وقد قال نبینا وشفیعنا المختار +
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الاطہار + مازال جبریل یوصینی بالجار +
ولم یخص جارا دون جار + فان اساء شخص من تلک الکبار + فلا
ینزلک اکرامہ ولا ینقص احترامہ عند اولی الابصار + فانہ لا یخرج

تو مجنون نے اوسکو دیا یہ جواب
جوابِ لبیبان زہے پُر صواب

کہ مجکو ملامت نہ کر زینہار
کہ تو نقشِ ظاہر پہ ہے جان نثار

تو ہے ناظرِ نقشۂ آب و گِل
مَین شیدائے جانان ہے جان و دل

بچشمانِ مجنون تو دیدی اگر
نہ دیدی تو نکلے ازان خوبتر

ہوا کوئے لَیلا مین اوسکا گذر
تو فوراً پڑی اوسپہ میری نظر

تو اوس پاؤن پر مَین ہوا جان نثار
دیا بوسہ اوسکو بعزّ و وقار

کیا مَسّ جس پاؤن سے کوئے یار
تو وہ پائے مغفور نزدِ کبار

کہ از مسِّ مغفور مغفور دان
مُصافح مین یہ سر ہے بیگمان

جو اِس دست بوسی سے غُفران ہے
تو اوس پائے بوسی سے رضوان ہے

کہ یہ دست بوسی برائے عوام
وہ تقبیلِ پا ہے برائے کرام

سگِ کوئے دلدار پر ہر زمان
فدا جانِ عشّاق ہے بیگمان

جو تقبیلِ پا اوسپہ جان ہو نثار
تو خوشنود ہوا اوسسے پروردگار

سگِ کوئے جانان کا جب یہ مقام
تو کیا رُتبۂ جارِ خیر الانام

جو عُشّاقِ خیر الورا از عوام
نہ مجنون سے ہرگز وہ در عشق خام

جو ہمسائگانِ رسول و خدا
تو جان اونکے اَقدام پر ہے فدا

کوئی کار ہو اونسے گر آشکار
کہ شرعاً وہ ممنوع نزدِ کبار

تو اوسپر نہ زنہار کر تو نظر
کہ اوسسے نہ ہمسائگی کو خطر

وہ ہمسایہ اِسمین نہ ہرگز کلام
وہ جارِ خدا و شفیع الانام

خطا اوسکی بخشے خدا و رسول
وہ لاریب ہمسایہ اہلِ قبول

قریش وانصار مین بے فائدہ ہے + اور تقیید فلاحیت کی مودّتِ اہلِ حرمین شریفین مین بے عائدہ ہے + کیونکہ خصوصیت ان حضرات کی قید مذکور سے باطل ہو + اور قُرب جوار اون ذوات ستودہ صفات کا تقیید مسطور سے عاطل ہو + پس مبادا اگر کسی شخص اہلِ حرمین شریفین سے کوئی کار غیر مشروع ظہور مین آوے + تو اوس جہت سے اوسکے اکرام و احترام مین کچھ نقصان و فتور نہ کیا جاوے + کیونکہ بہ سببِ بعض اعمالِ بد حق ہمسائگی باطل نہین ہوتا زینہار + اور نہ اوسّے زائل ہوتا ہے اسمِ جار + بلکہ اُمید قوی یہ ہے کہ بہ سببِ قُربِ ہمسائگی وہ عملِ بد اوسّے مغفور ہو + اور اوس ہمسایہ کا خاتمہ طفیلِ رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم باخیر موفور ہو + اور اِس جوابِ پُرصوابِ مجنون سے دلِ عاشق مسرور ہو + اور زنگارِ اعتراض مرآتِ قلوبِ مُعترضین سے دور ہو۔ شعر

سنو مجھسے اے دوستانِ کرام
بگوشِ صداقت بہوشِ عظام

کہ یکروز صحرا مین سگ بقاروان
اوسے دیکھ مجنون بصدقِ جنان

اٹھا بہرِ تعظیم باشوقِ جان
کہ اوسپر ہوا سرِّ باطن عیان

دیا بوسہ بر پائے سگ شادمان
تو اوسکو کہا پھر ملامت کُنان

کہ مجنون ہوا تجکو ازبس جنون
کہ تو پائے سگ پر فدا بیچگون

اسی پاؤن سے وہ کرے ہی مساس
شب و روز مقعد کو اے حق شناس

ہمہ سگ سگی مین وہ سرشار ہے
نجاست مین دائم گرفتار ہے

کیا اوسکی ازبس مذمت عیان
ہنر سے نہ ماہر ملامت کُنان

وہ اہلِ عرب سے رکھے کب وداد ۔ کہ ہے دشمنِ ذاتِ خیر العباد
یہ جا ہی کرے وہ ادائے حقوق ۔ کہ ہے خبثِ نطفہ سے اُس کا علوق
جو حرمین ہین دارِ امن و امان ۔ وہ دارِ حبیبِ شہِ دو جہان
جو سکان اُنمین خواص و عوام ۔ حبیبِ خدا پہ فدا وہ مدام
وہ ہمسایگانِ خدا و رسول ۔ علی حسبِ رُتبہ وہ اہلِ قبول
مقدم شفاعت مین وہ بالیقین ۔ مراتب مین وہ جملہ ہین سابقین
مدینہ مین جو سُنیانِ کرام ۔ تو ہو خاتمہ خیر اُنکا مدام
نہ گذرے کوئی کفر پر زینہار ۔ جوارِ حبیبی ہین نزدِ کبار
جو سکانِ حرمین ہین سُنیان ۔ تو اُن پر کرین منکرین بدگمان
جو اولادِ ابنِ غیرہ عیان ۔ تو اُنکی مذمت کرین پہ بیان
حقارت کرین اہلِ حرمین کی ۔ نہ حرمین بل شاہِ ثقلین کی
کہین اونکو حربی وہ قاسی للان ۔ کہ حرمین ہرگز نہ جائے امان
خدا کا غضب منکروں پہ مدام ۔ وہ ابنِ مغیرہ وہ ابنِ حرام
وہ موذیِ سکانِ حرمین ہین ۔ وہ دارین مین بسکہ پُرشین ہین
وہ موذیِ خیر الورا بیگمان ۔ تو ہے اونپہ لعنِ خدائے جہان

وہ ہین جبکہ ملعونِ ربُّ العباد
تو دائم غیوری سے اونکو عناد

بیانِ زیارۃ الرجال والنساء من اہل السنۃ قبرِ جنابِ خاتم الانبیاء والائمہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الراجعین الیہ

وفی صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کیف اقول یا رسول اللہ
فی زیارۃ القبور قال قولی السلام علیکم یا اہل الدیار من المومنین قال الحافظ النووی
فی المنہاج قدس اللہ سرہ الوہاج فیہ دلیل جواز زیارۃ القبور للنساء قال العلامۃ
علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح المنسک المتوسط ان الرخصۃ فی
زیارۃ القبور ثابتۃ للرجال والنساء جمیعاً ہذہ ملتقطۃ من الشہاب
الخمسین + من کتاب نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین + اے عزیز وافر
تمیز + ملکوں بعیدہ سے جانا واسطے زیارت مرقد جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کے + اور قطع مسافت کرنا ساتھ انکساری و محبت قلب سلیم کے واسطے
مردوں کے اعظم قربات ہے + اور واسطے عورتوں کے افخم طاعات ہے
اور سبب حصول اعلیٰ درجات ہے + پس لاریب یہ واجب ہے بالاتفاق
ہر ایک اہل ایمان پر علی الاطلاق + ہر ایک مسلم و مسلمہ کے لیئے اسمین بشارت
سلامتیئے ایمان ہے + حدیث من زار قبری وجبت لہ شفاعتی خوش
بیان ہے + اور ثبوت اس وجوب کا قرآن واحادیث سے آشکار ہے +
اجماع امت اور قیاس ائمہ مجتہدین سے بلا انکار ہے + ادلہ قاطعہ
اور براہین ساطعہ سے یہ بیان آٹھوین جلد نجم المبین مین مفصلاً نگار
ہے + اور سوائے زیارت قبر جناب شفیع الامم + صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + دیگر
قبور مومنین کی زیارت کو جانا مرد و عورت کے لیئے مسنون ہے + نزدیک
اکثر ائمہ دین کے یہی حکم نہایت میمون ہے + پس عورتوں کے لیئے جانا واسطے
زیارات قبور کے مستحب ہے اسمین کچھ کلام نہین نزدیک اہل شعور کے

اعلم ايها السادق الصدق + والمحب الحاذق الوفي + ان الذهاب الى مرقد نبينا المعظم
صلى الله عليه وآله وسلم + بقطع المسافة من الامكنة البعيدة + بالانكسار والسكينة
الحميدة + للرجال والنسوان + من اهل الحب في الايمان + من اعظم القربات وافخم
الطاعات + والموجب لنيل الدرجات فلا مرية انه من الواجبات + وقد ثبت
ذلك بالكتاب والسنة + والقياس الجلي واجماع الامة + كما هو مشروح
في الجزء الثامن الرصين + من كتابي نجم المبين لرجم الشياطين + واما الذهاب
الى قبر غيره عليه الصلوة والسلام + وعلى آله واصحابه البررة الكرام + فهو للرجال
مسنون بالاتفاق + وعند اكثر العلماء على الاطلاق + ففي مستحبه للنسوان + لا شك فيه
عند ذوي الايمان + قال حبر الامة سيدنا عبد الله بن عباس + وسيدنا علي عليهم
رضوان الله ملاك الناس + كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى كثيرا عن
زيارة القبور ثم رخص فيها مطلقا للرجال والنساء فقال كنت نهيتكم عن
زيارة القبور فزوروها فانها تذكركم الآخرة هكذا في كشف الغمة وروى
الحاكم عن سيدنا علي رضي الله عنه ان فاطمة الزهراء رضي الله عنها كانت تزور
قبر عمها سيدنا حمزة رضي الله عنه كل جمعة فتصلي وتبكي عنده وترمه وتصلحه
وتعلمه بالحجر قال ابن مليكة رضي الله عنه اقبلت عائشة الصديقة رضي الله عنها
يوما من المقابر فقلت يا ام المومنين اليس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى
عن زيارة القبور فقالت نعم ثم امر بها قال في البحر الرائق والاصح ان الرخصة ثابتة لهما قال في جامع
الرموز زيارة القبور مستحبة للرجال وكذا للنساء على الاصح قال في فتح المنان ان الرخصة في زيارة القبور
ثابتة للرجال والنساء وهذا هو مذهب الائمة الثلاثة وعن الامام احمد فيها روايتان والمختار عنده الجواز

فَاِنَّهَا تُذَکِّرُکُمُ الْاٰخِرَۃَ نماز وگریہ وزاری نزدِ قبر بجالاتی تھین + اور مرمت و اصلاح قبر اور اوسکے گرداگرد پتھرون سے علامت فرماتی تھین + اور کتاب احیاء العلوم مین یہ حدیث مذکور ہے + بروایت ابن ملیکہ رضی اللہ عنہ مسطور ہے + کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قبرستان کو جاتی تھین + اور زیارت قبور حسب طریق مسنون بجالاتی تھین + ایک روز ابن ملیکہ کی حضرت عائشہ صدیقہ سے اثنائے راہ قبرستان مین ملاقات ہوئی + ابن ملیکہ فرماتے ہین کہ مسئلہ زیارت قبور مین عائشہ صدیقہ سے میری یہ مقالات ہوئی + پس عرض کیا مینے کہ اے ام المومنین + کیا نہین منع فرماتے تھے زیارت قبور سے سید المرسلین + تو فرمایا عائشہ صدیقہ نے کہ ہان اول منع فرماتے تھے خاتم النبیین + پھر آپنے امر فرمایا زیارت قبور کا صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین + اور بحر رائق اور جامع الرموز اور منہاج امام نووی اور منسک متوسط علی القاری اور فتح المنان مین مذکور ہے + کہ رخصت مرقومہ زیارت قبور مرد وعورت دونو کے لیے بالضرور ہے + اور یہی مذہب ائمہ اربع مجتہدین کا مشہور ہے + اور ایسا ہی صحیح مسلم کی شرح امام نووی مین تحت اس حدیث کے مسطور ہے + کہ عائشہ صدیقہ نے سوال کیا کہ زیارت قبور مین کیا پڑھون مین یا شفیع المذنبین + تو فرمایا آپنے کہ پڑھ تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ نانوین جلد کتاب نجم المبین سے یہ روایات چیدہ ہین + حضرات اہل سنت وجماعت کے نزدیک نہایت پسندیدہ ہین + وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلسَّدَاد

وَمِنْهُ الْهِدَایَةُ وَالرَّشَاد

حضرت عبد اللہ بن عباس اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مذکور ہے
کتاب کشف الغمہ تصنیف عبد الوہاب شعرانی مین مسطور ہے + کہ جناب رسول
کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم زیارت قبور سے منع فرماتے تھے اکثر اوقات + پھر آپنے
رخصت دیا زیارت قبور کی بصد رغبات + واسطے مردون اور عورتون
کے علی الاطلاق + اور یہ رخصت اس فرمان سے ثابت ہے بالاتفاق +
کہ کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُذَکِّرُکُمُ الْاٰخِرَۃَ + یعنے
فرمایا ہے جناب رسول مقبول نے علیہ الصلوۃ والتسلیم + کہ اکثر اوقات منع
کرتا تھا مین تمکو زیارت قبور سے اے ارباب حب حمیم + پس اب زیارت
کرو تم قبور کی بہر استفادہ وافادہ باقلب سلیم + کہ تحقیق وہ زیارت
یاد دلاوے تمکو احوال آخرہ + اور اوسسے حاصل ہو تمکو نصیحت وعبرت فاخرہ
زیارت قبور ہماری موت تمکو یاد دلاوے + ہوا وہوس اور طول امل کو
دل سے محو فرماوے + وساوس شیطانی اور ہواجس نفسانی مطلقاً بھول جاوے
اور یہ آیت پُر ہدایت صدق جنان سے ورد زبان ہو بلا امترا + کہ مِنْھَا
خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی + شعر

اے ز خاکت آفریدہ خاک باش	خاک بودی خاک گردی درمیان ہشیار باش

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایسا فرماتے ہین + بروایت جید حاکم وغیرہ محققین
اپنے کتب مین لاتے ہین + کہ حضرت فاطمۃ الزہرا + رضی اللہ تعالی عنہا ہر جمعہ کو
مدینہ منورہ سے باصدق وصفا + قریب جبل احد بہر زیارت قبر سید الشہدا + امیر حمزہ
چچا حضرت علی مرتضی کے تشریف لیجاتی تھین + اور بمقتضائے فحوائے صدق تمنائے

خاتمۃ الطبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صد ہزاران شکر ذاتِ مظہر کون و مکان ‏ — ‏ افضلِ جملہ خلائق نورِ یزدانِ بیگمان
اوّل و آخر وہی ہے فاتح و خاتم ضرور ‏ — ‏ ظاہر و باطن وہی ہے مرکزِ دورِ زمان
وہ علیمِ علمِ ایزد ماہرِ سرِّ خدا ‏ — ‏ احدیت او سے ہویدا سرِّ کون و لامکان
مظہرِ سرِّ ربوبیت وہی ہے لاکلام ‏ — ‏ ظاہر و باطن وہی یکتا مربّیِ جہان
ہے محاسن مین عدیم المثل وہ نورِ خدا ‏ — ‏ بے شراکت ہے منزہ وحدہ وہ جانِ جان
وہ صفات و ذات قدسی جملہ فعل و قول مین ‏ — ‏ بعد حق سبحان ربّی وردِ ہر روح و روان
فرشیان و عرشیان او سے مشرف بالیقین ‏ — ‏ اشرفِ جملہ خلائق اوسکے جو ہمسائگان
یہ عقیدہ ہے سدیدہ بس حمیدہ کاملین ‏ — ‏ نورِ ایمان ہے یہی واللہ نزدِ عارفان
اس رسالہ مین رسالہ اوسکا ہی بس آشکار ‏ — ‏ ہے یہ مشکاتِ مصابیح الہدیٰ ای مہربان
درجِ درِّ نورِ ایمان برجِ بدرِ معرفت ‏ — ‏ مطلعِ فیضِ محمدؐ سے یہ طالع ہر شبان
مظہرِ جملہ مراتب مظہر اوصافِ حق ‏ — ‏ منظرِ نورِ الٰہی نوربخشِ قدسیان
ناطقِ مدحِ مدینہ مسکن خیر الورا ‏ — ‏ واثقِ جملہ حجج ہم صادقِ جملہ بیان
مطبعِ ہادی المطابع مین چھپا جب نگار ‏ — ‏ تب فدا اوسپر ہوئے عشاقِ سیدِ انس و جان

پھر ندا آئی بگوشِ ہوش و دل ایک برملا
ہے یہ ایمان جیوری روح دل جب جہان
۱۳۱۵ھ

درِّ صلوات الٰہی ہو لوے تسلیم حق ‏ — ‏ فرقِ احمدؐ پر تصدق جیون نجومِ آسمان
آل اطہار و صحابہ پر الیٰ یوم القیام ‏ — ‏ نیز سکانِ مدینہ پہ جو ہین وہ سنیان

واللہ مسکنِ مصطفا وہ مظہرِ روحِ خدا — وہ کنزِ نورِ کبریا جان و جنان اوسپہ فدا

لابد ظہورِ ذوالمنن اوس سے ہویدا ہے محن — وہ نورِ ایمان کا وطن بیشک وہی میرا خدا

جملہ زمین و آسمان جملہ مکان و لامکان — اوس سے ہمیشہ ہین عیان وہ نورِ ذاتِ کبریا

جو عرشیان و فرشیان خدام اوسکے ہر زمان — حبِّ محمد حرزِ جان اونکا وظیفہ برملا

ظاہر مین بندہ بالیقین باطن مین ربّ العالمین — ہے نورِ قرآنِ مبین قرآنِ ناطق مصطفا

وہ عابد و معبود ہے وہ ساجد و مسجود ہے — وہ حامد و محمود ہے وہ شافعِ روزِ جزا

احمد مکان مین ہے عیان وہ احد لامکان — ہے میم برزخ درمیان وہ وحدہٗ بین الورا

وَلَسَوْفَ یُعْطِی جو بیان ہے مَارَمَیْتَ قرآن — وہ سرِّ مطلق جانِ جان حُبِّ خدا اوسکی رضا

عرش و ہمہ وہ عرشیان کعبہ ہمہ وہ مکیان — یہ در اونکا ہر زمان خاکِ مدینہ کحلِ ما

نعت مدینہ ہے جنان ہے وہ شگفتہ جو جنان — انہار چشمون سے روان ہر آنِ ہر صبح و مسا

اے شافعِ جملہ رسل مجھسے نافع جزو کل — دے رافعِ اربابِ ذُل نظارۂ روضۂ بقا

وردِ دلی کی جود و اکرلطف سے مجکو عطا — ماہر نہین تیرے سوا اوس درد کو کوئی شفا

یعنی مدینے سے دلم باآہ و نالہ پُر الم — یا سیدی ربّ الامم نہ وصالِ جان فزا

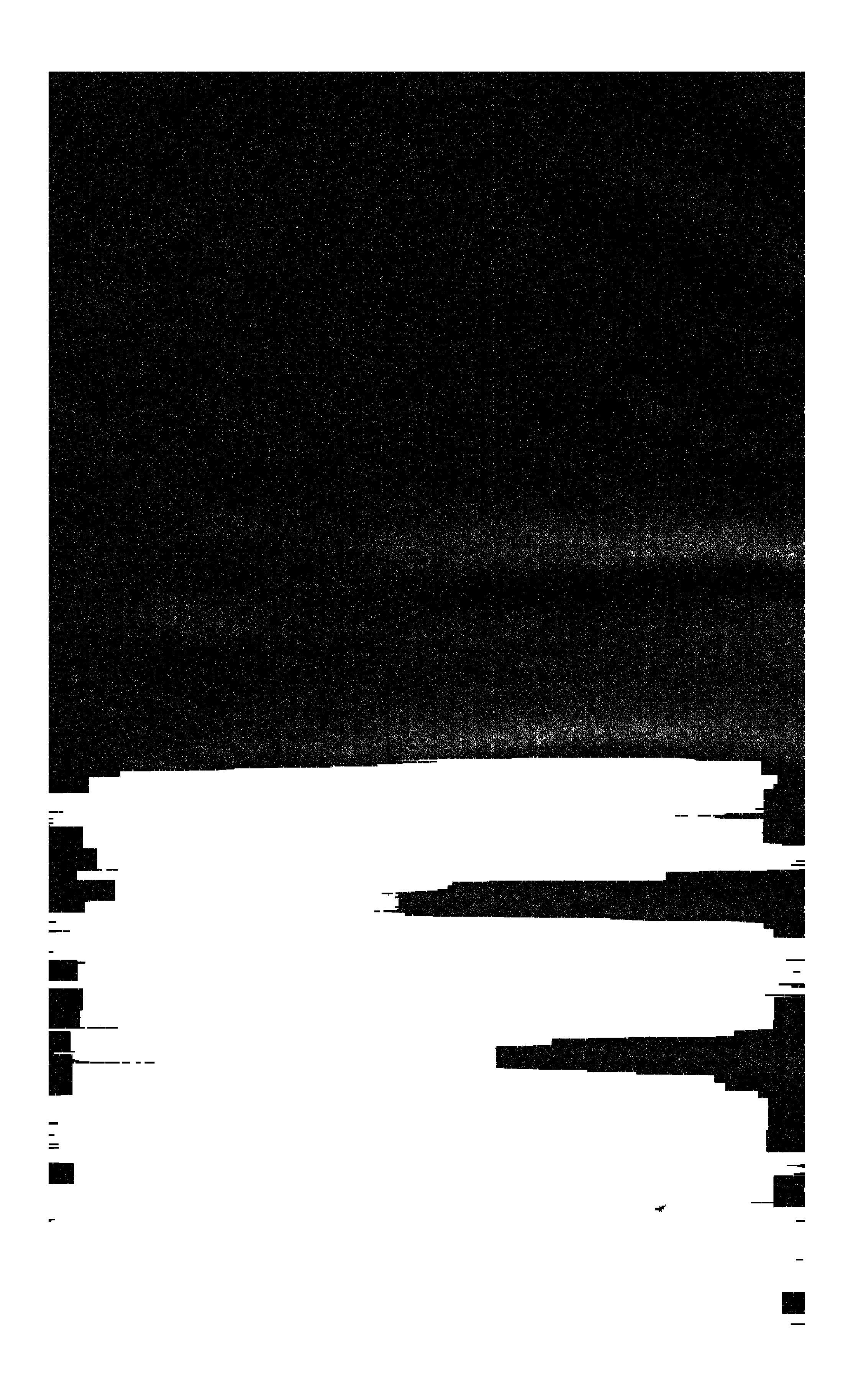
اوس آستانے پر یہ جان ہم اُمم ہی سجدہ کنان — وہ طائفِ روضہ روان سبحانہٗ ربّ العلا

جسکا تو ہی غمخوار ہے اوسکا تو سب غمخوار ہے — جس دل لگا تو دلدار ہے وہ زارکب سے ہے سرا

اے شمع کنزِ کردگار دل سوختہ پروانہ ہا — پروانہ اوسکو نہیں جز رویتِ طلعت بالقا

أمدد اغثني يا حبيب اسمع انيني يا حبيب
بہرِ محمد آلِ حبیب مسکین جھوری کی دعا

صلوات و تسلیمِ ابد بر فرقِ محبوبِ صمد — بادا التصدق بعد دم مع آلِ اہلِ اصطفا



اعلان خوش رسان

مراٰتِ خاطرِ خطیر اور آئینۂ ضمیرِ منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوۂ
ظہور سے پر نور ہو + اور گوشِ ہوشِ تجار اور ہر ایک اہلِ مطبع
ہر و یا پاس خبر صدق اثر سے خوب ماہر و مبرور ہو + کہ الحمد للہ یہ
رسالۂ مسمّیٰ بہ خیر الامصا مدینۃ الانصار مطبع
ہادی المطابع واقع شہر کلکتہ مین نور بخش دیدۂ اولی الابصار ہوا۔
ہریسن روڈ نمبر مکان اکتالیس سے مطبع مزبور کا اظہار ہوا۔ مالک مطبع
مذکور منشی محمد ہدایت اللہ سلمہ اللہ مشہور ہے + بنا بر خوش عنوان
مالک مطبع مرقوم سے یہ رسالہ بجالہ مسطور ہے + اور موافقِ قانونِ سرکار
نامدار قیصرہ رجسٹر ہے گورمنٹ مین مندرج حسب دستور ہے + اس کوئی صاحب
قصد چھاپنے یا چھپوانے اس رسالہ خیر الامصا مدینۃ الانصار کا
ہرگز نہ فرماوین + والا بجائے حصولِ نفع بار نقصان و مضرت اٹھاوے + ع
چرا کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی + کیونکہ جمیع حقوقِ رسالۂ مرقومہ
بقصد اس مؤلف مسکین کے محفوظ ہین + اور اس شہرہ اعلی بالجزیک
لئے وہ ثابت و ملحوظ ہین + اور جس صاحب کو خرید رسالۂ مسطورہ مطلوب
و منظور ہو + تو شہر کلکتہ امرتلہ لین مکان نمبر ۹ مین غلام یٰسین
صاحب سے دستیاب بالضرور ہو + قیمتِ رسالۂ مذکورہ (۱۲) اشکار
ہے + یہ پیچ دُر بہ فرائد اس قیمت سے ارزان بلا انکار ہے شعر

قیمتِ خاکِ مدینہ جان عثمان پر عیان
کیا قدر مروان کو جو دشمنِ اہلِ جنان

وہو اللطیف الخبیر و الیہ المرجع و المسیر المشتہر مؤلف مسکین

محمد خیر الدین عصمہ اللہ من شر الحاسدین

سنہ ۱۳۱۵ ہجری